DIRECTORATE
GENERAL PUBLIC REALTEIONS
BALOCHISTAN

نظامتِ اعلیٰ تعلقاتِ عامہ
حکومتِ بلوچستان

NO.DGPR(PRESS CLIPPING)/ 479

DATED 02-06-2026.

SUBJECT:- PRESS CLIPPINGS.

kindly find enclosed here with a set of press clipping of Local/National Newspapers for information and necessary action.

***for* (Director General)**

The Press Secretary to
Chief Minister, Balochistan, Quetta.

RAMZAY ROAD QUETTA

PHONE NO: 081-9202548-9201615-9201956, FAX NO:081-9201108
e-mail: dgprquettabalochistan@.com, dgprquetta.advt@gmail.com

CamScanner

DIRECTORATE
GENERAL PUBLIC RELATIONS
BALOCHISTAN

نظامت اعلیٰ تعلقات عامہ
حکومت بلوچستان

مورخہ 02.06.2026

نمبر شمار	اہم قومی ومقامی خبریں	اخبارات
01	ویمن یونیورسٹی صوبے میں روشنی کا مینار بن کر ابھر رہی ہے، گورنر	جنگ ودیگر اخبارات
02	گوادر میں فضائی آپریشن کا آغاز عوام کو معیاری سفری سہولیات حاصل ہونگی، وزیر اعلیٰ میر سرفراز بگٹی	جنگ ودیگر اخبارات
03	عوام کی جان ومال کا تحفظ حکومت کی اولین ترجیح ہے، میر ضیاء لانگو	انتخاب ودیگر اخبارات
04	بجٹ عوام کی ضروریات کو مدنظر رکھ کر بنائیں گے، شعیب نوشیروانی	مشرق ودیگر اخبارات
05	وفاق بلوچستان کی ترقی پر خصوصی توجہ دے رہا ہے، احسن اقبال	جنگ ودیگر اخبارات
06	قائداعظم نرسنگ کالج زیارت کا منصوبہ جلد مکمل کیا جائے، نور محمد دمڑ	مشرق ودیگر اخبارات
07	چمن محمود خان اچکزئی کیخلاف مقدمہ درج کرلیا گیا	جنگ ودیگر اخبارات
08	قیام امن اور دہشتگردی کا خاتمہ معاشرے کی مشترکہ ذمہ داری ہے، آئی جی ایف سی اور سیاسی رہنماؤں کا اتفاق	جنگ ودیگر اخبارات
09	عوام کی جان ومال کے تحفظ کیلئے تمام وسائل بروئے کار لائینگے، کمشنر کوئٹہ	جنگ ودیگر اخبارات
10	کوہلو ڈی سی کی زیر صدارت محکمہ تعلیم میں بھرتیوں کیلئے اجلاس	مشرق ودیگر اخبارات
11	ہرنائی سیاسی جماعتوں کا سانحہ شاہرگ کیخلاف کل ہڑتال کا اعلان	جنگ ودیگر اخبارات
12	مستونگ قلات اور کچھی کی انتظامی تبدیلی قبول نہیں گرینڈ جرگہ، قبائلی عمائدین کی کونسل تشکیل	جنگ ودیگر اخبارات
13	الیکشن کی آڑ میں بلوچستان پر سیاسی یتیموں کو مسلط کیا گیا، لشکری رئیسانی	جنگ ودیگر اخبارات
14	عوامی حقوق کی جدوجہد دبانے کے ہتھکنڈے ناکام ہونگے، سیاسی جماعتیں	جنگ ودیگر اخبارات
15	محمود خان اچکزئی بلوچستان کو درپیش گھمبیر مسائل پر توجہ دیں، مولانا ہدایت الرحمٰن	جنگ ودیگر اخبارات
16	پارلیمانی سیاست ہی ملک کی پائیدار ترقی کا بنیادی راز ہے، بی اے پی	جنگ ودیگر اخبارات

امن وامان:

مستونگ فورسز اور مسلح افراد میں شدید جھڑپیں ایک جاں بحق، دالبندین فائرنگ سے قبائلی رہنما عبدالباری ریکی جاں بحق، نوشکی میں چلڈرن پارک کو نامعلوم افراد نے آگ لگادی، بلوچستان کے متعدد خاندانوں کا مسلح تنظیموں سے وابستہ رشتہ داروں سے لاتعلقی کا اعلان، اوتھل سے ایک شخص کی نعش برآمد،

مسائل :

کوئٹہ میں پٹرول اور ڈیزل کی قلت، بیشتر پٹرول پمپس بند ہوگئے، کوئٹہ سے اسلام آباد فضائی سفر شہریوں کے پہنچ سے باہر، کوہلو عدم توجہی کے باعث شہر گندگی کے ڈھیر میں تبدیل، ساجد ہسپتال کے سامنے نکاسی آب کا مسئلہ حل کیا جائے، کوئٹہ شدید گرمی لوڈشیڈنگ سے شہریوں کی زندگی اجیرن، حب میں کیمیکل ملے پیٹرول کی فروخت موٹر سائیکلیں خراب ہونے لگیں، شہریوں کی شکایت،

CS CamScanner

DIRECTORATE
GENERAL PUBLIC RELATIONS
BALOCHISTAN

نظامت اعلیٰ تعلقات عامہ
حکومت بلوچستان

مورخہ 02.06.2026

اداریہ :

روزنامہ میزان کوئٹہ نے " **منی پٹرول پمپ مافیاکیخلاف کریک ڈاؤن !** " صوبائی دارالحکومت کوئٹہ میں منی پٹرول پمپ مافیانے اپنی من مانیاں شروع کر رکھی ہیں وہ عوام کو مہنگے داموں پٹرول فروخت کر کے دونوں ہاتھوں سے لوٹ رہے ہیں چونکہ ان کا کوئی مکینزم نہیں ہے اس لیے وہ پورے عروج سے من مانیاں کر رہے ہیں۔وہ ایرانی پیٹرول کی قیمتوں کا اجراء اپنی مرضی سے کرتے ہیں۔انہوں نے پیٹرول کی قیمت میں من مانا اضافہ کرتے ہوئے 400 روپے فی لیٹر میں فروخت کرنا شروع کر رکھا ہے جو کہ صوبے کی تاریخ میں بلند ترین ریٹ ہے۔سا ئمل پر عوامی حلقوں میں شدید تشویش پائی جارہی ہے کیونکہ ان کو ایرانی پیٹرول میں بڑا ریلیف مل رہا تھا جو ان سے چھین لیا گیا ہے جو کہ عوام کے لیے بہت بڑی زیادتی کے مترادف اقدام ہے۔وزیر اعلیٰ بلوچستان میر سرفراز بگٹی کے احکامات اور عوامی شکایات پر ڈپٹی کمشنر کوئٹہ مہر اللہ بادینی کی ہدایت پر منی پیٹرول پمپ مافیا کے خلاف بڑا کریک ڈاؤن کیا گیا اس موقع پر 68 منی پیٹرول پمپ سیل کر کے 52 افراد کو گرفتار کر کے جیل منتقل کر دیا گیا کریک ڈاؤن ضلع بھر میں بڑے پیمانے پر کیا گیا یہ کارروائیاں سب ڈویژن سٹی، صدر، سریاب اور کچلاک میں کی گئیں ضلعی انتظامیہ کے مطابق عوامی شکایات پر مہنگے داموں پیٹرول فروخت کرنے والوں اور غیر قانونی کاروبار میں ملوث عناصر کے خلاف بلا امتیاز کارروائیاں جاری رہیں گی، ڈپٹی کمشنر کوئٹہ مہر اللہ بادینی نے واضح کیا کہ ناجائز منافع خوروں اور ذخیرہ اندوزوں کیساتھ آہنی ہاتھوں سے نمٹا جائے گا اس سلسلے میں شہریوں کے مفادار کے تحفظ ہر کسی قسم کا سمجھوتہ نہیں کیا جائے گا۔

اداریے :

روزنامہ مشرق کوئٹہ نے "**گورنر بلوچستان کا عزم سرکاری ملازمتوں سے آگے سوچنے کی ضرورت**" کے عنوان سے اداریہ تحریر کیا ہے۔

روزنامہ آزادی کوئٹہ نے" **بلوچستان کے آئندہ مالی سال کا بجٹ کا حجم 1200 ارب روپے تک ہونے کا امکان ، وفاق اور صوبائی حکومت صوبے کی ترقی و خوشحالی کیلئے کوشاں** " کے عنوان سے اداریہ تحریر کیا ہے۔

روزنامہ بلوچستان ایکسپریس کوئٹہ نے " Surplus Puzzle " کے عنوان سے اداریہ تحریر کیا ہے۔

روزنامہ بلوچستان ٹائمز کوئٹہ نے " Focusing Healthcare " کے عنوان سے اداریہ تحریر کیا ہے۔

مضامین :

روزنامہ آزادی کوئٹہ نے" **سی پیک : بلوچستان میں روزگار کے نئے مواقع اور نوجوانوں کو بااختیار بنانے کی امید** " کے عنوان سے آمنہ ہوت کا مضمون تحریر کیا ہے۔

روزنامہ قدرت کوئٹہ نے" **بجٹ کی آمد ، بلوچستان میں سودے بازی کی سیاست** " کے عنوان سے معراج الدین کا مضمون تحریر کیا ہے۔

روزنامہ انتخاب کوئٹہ نے"**ہمارا سوداگر**" کے عنوان سے انور ساجدی کا مضمون تحریر کیا ہے۔

برائے ڈائریکٹر جنرل
نظامت تعلقات عامہ بلوچستان

CS CamScanner

CLIPPING SERVICE

DIRECTORATE GENERAL OF PUBLIC RELATIONS BALOCHSITAN

نظامت اعلیٰ تعلقات عامہ
حکومت بلوچستان

Daily: JANG QUETTA

Bullet No. 1

Dated: 02 JUN 2026

Page No. 1

ویمن یونیورسٹی صوبے میں روشنی کا مینار بن کر ابھر رہی ہے، گورنر

[illegible]

MASHRIQ QUETTA

اعلیٰ تعلیم معاشی اور معاشرتی انقلاب برپا کرنے کا معتبر وسیلہ ہے

[illegible]

THE DAILY INTEKHAB (HUB)

روزنامہ انتخاب

حب بلوچستان

ایل سی I-3

قیمت 40 روپے

صفحات 8

www.dailyintekhab.pk
Hub Ph 0853-363533
Karachi Ph 021-32631089 & 32634518

جلد نمبر 38 | اتوار 31 مئی 2026ء بمطابق 14 ذوالحجہ 1447ھ | شمارہ نمبر 147

گوادر میں فضائی آپریشن کا آغاز، عوام کو معیاری سفری سہولیات حاصل ہونگی، وزیراعلیٰ

گوادر انٹرنیشنل ایئرپورٹ پر ساؤتھ ایئر کی پہلی کامیاب آزمائشی پرواز کی لینڈنگ کا خیر مقدم، بلوچستان کی ترقی و بہتر علاقائی روابط کی جانب اہم سنگ میل قرار

گوادر ملک کی معاشی ترقی کا اہم مرکز بن چکا، مجوزہ فضائی نیٹ ورک کے تحت کوئٹہ، لاہور، اسلام آباد سمیت مختلف شہروں سے منسلک کیا جائیگا، پیغام

کوئٹہ (ن ن) وزیراعلیٰ میر سرفراز بگٹی نے نیو گوادر انٹرنیشنل ایئرپورٹ پر ساؤتھ ایئر کی پہلی کامیاب آزمائشی پرواز کی لینڈنگ کا خیر مقدم کرتے ہوئے اسے بلوچستان کی ترقی، بہتر علاقائی روابط اور اقتصادی سرگرمیوں کے فروغ کی جانب اہم سنگ میل قرار دیا ہے۔ سماجی رابطے بقیہ نمبر 43 صفحہ 7 پر

کی سائٹ ایکس پر پیغام میں وزیراعلیٰ نے کہا کہ ساؤتھ ایئر کی جانب سے فضائی آپریشنز کے آغاز سے گوادر کو ملک کے مختلف اہم شہروں سے موثر اور جدید فضائی رابطہ میسر آئے گا، جس سے عوام کو محفوظ، تیز رفتار اور معیاری سفری سہولیات حاصل ہوں گی۔ انہوں نے کہا کہ مجوزہ فضائی نیٹ ورک کے تحت گوادر کو تربت، پنجگور، کوئٹہ، سکھر، لاہور، اسلام آباد اور خیبر پختونخوا کے مختلف شہروں سے منسلک کیا جائے گا، جس سے صوبے میں نقل و حمل اور کاروباری روابط مزید مستحکم ہوں گے۔ میر سرفراز بگٹی نے کہا کہ گوادر پاکستان کی معاشی ترقی، بحری تجارت اور علاقائی روابط کا ایک اہم مرکز بن چکا ہے۔ نئی فضائی سروسز کے آغاز سے نہ صرف سیاحت، تجارت اور سرمایہ کاری کے مواقع میں اضافہ ہوگا بلکہ مقامی سطح پر معاشی سرگرمیوں کو بھی نئی جہت ملے گی۔ انہوں نے کہا کہ بہتر فضائی رابطے روزگار کے نئے مواقع پیدا کرنے اور مقامی معیشت کو مضبوط بنانے میں اہم کردار ادا کریں گے۔ وزیراعلیٰ بلوچستان نے اس پیش رفت کو وفاقی اور صوبائی حکومتوں کی مشترکہ کوششوں کا ثمر قرار دیتے ہوئے کہا کہ گوادر کی ترقی حکومت کی اولین ترجیحات میں شامل ہے۔ انہوں نے اس عزم کا اعادہ کیا کہ گوادر کو بین الاقوامی معیار کے اقتصادی اور تجارتی مرکز کے طور پر ترقی دینے کے لئے تمام دستیاب وسائل بروئے کار لائے جائیں گے۔ انہوں نے کہا کہ نیو گوادر انٹرنیشنل ایئرپورٹ پر ساؤتھ ایئر کی کامیاب آزمائشی پرواز بلوچستان کے روشن مستقبل، بہتر سفری سہولیات اور اقتصادی سرگرمیوں کے فروغ کی جانب مثبت اور خوش آئند پیشرفت ہے۔

CamScanner

CLIPPING SERVICE

DIRECTORATE GENERAL OF PUBLIC RELATIONS BALOCHSITAN

نظامت اعلیٰ تعلقات عامہ
حکومت بلوچستان

Daily: MASHRIQ QUETTA

Bullet No. 1

Dated: 02 JUN 2026 Page No. 3

عوام کی جان و مال کا تحفظ حکومت کی اولین ترجیح ہے، میر ضیا لانگو

امن و امان کے قیام اور سیکیورٹی صورتحال کو مزید بہتر بنانے کے لیے اہم اور موثر فیصلے کیے گئے ہیں

صوبے میں پائیدار امن کے قیام کے لیے تمام دستیاب وسائل بروئے کار لائے جا رہے ہیں، وزیر داخلہ

اجلاس میں چمن پھاٹک دھماکے کی تحقیقات اور اب تک ہونے والی پیش رفت سے بھی شرکا کو آگاہ کیا گیا

کوئٹہ (آئی این پی) بلوچستان میں امن و امان کی مجموعی صورتحال اور حالیہ سیکیورٹی چیلنجز کا جائزہ لینے کے لیے صوبائی وزیر داخلہ میر ضیا اللہ لانگو کی زیر صدارت اعلیٰ سطحی اجلاس منعقد ہوا جس میں امن کے قیام، عوام کے جان و مال کے تحفظ اور دہشت گرد عناصر کے خلاف موثر اقدامات سے متعلق اہم فیصلے کیے گئے۔ تفصیلات کے مطابق کوئٹہ میں صوبائی وزیر داخلہ میر ضیا اللہ لانگو کی زیر صدارت امن و امان سے متعلق اعلیٰ سطحی اجلاس منعقد ہوا۔ اجلاس میں ایڈیشنل چیف سیکرٹری داخلہ حمزہ شفقات، پولیس، سی ٹی ڈی اور دیگر اعلیٰ حکام نے شرکت کی۔ .... بقیہ 10 صفحہ نمبر 7 پر

اجلاس کے دوران صوبے کی مجموعی امن و امان کی صورتحال پر تفصیلی بریفنگ دی گئی جبکہ چمن پھاٹک دھماکے کی تحقیقات اور اب تک ہونے والی پیش رفت سے بھی شرکا کو آگاہ کیا گیا۔ اجلاس میں امن و امان کے قیام اور سیکیورٹی صورتحال کو مزید بہتر بنانے کے لیے اہم اور موثر فیصلے کیے گئے۔ اس موقع پر وزیر داخلہ میر ضیا اللہ لانگو نے کہا کہ عوام کی جان و مال کا تحفظ حکومت کی اولین ترجیح ہے اور صوبے میں پائیدار امن کے قیام کے لیے تمام دستیاب وسائل بروئے کار لائے جا رہے ہیں۔ انہوں نے اس عزم کا اظہار کیا کہ دشمن عناصر کے ناپاک عزائم کو ہر صورت ناکام بنایا جائے گا اور عوام کے تحفظ پر کسی قسم کا سمجھوتہ نہیں کیا جائے گا۔ وزیر داخلہ نے متعلقہ اداروں کو ہدایت کی کہ سیکیورٹی اقدامات مزید موثر بناتے ہوئے امن و استحکام کے لیے مربوط حکمت عملی پر عمل درآمد یقینی بنایا جائے۔

وفاق بلوچستان کی ترقی پر خصوصی توجہ دے رہا ہے، احسن اقبال

بجٹ میں بلوچستان کے لیے 100 ارب روپے مالیت کے منصوبوں کی تجویز دی گئی ہے

ترقیاتی بجٹ آٹھ سال سے جمود کا شکار، صوبوں کے پاس وسائل زیادہ وفاق کے پاس کم ہیں

وفاقی حکومت کو محدود وسائل کا سامنا، بجٹ کا بڑا حصہ قرضوں کی ادائیگی پر خرچ ہو رہا ہے، وفاقی وزیر

اسلام آباد (زاہد احمد خان) وفاقی وزیر منصوبہ بندی و ترقی احسن اقبال .... بقیہ 33 صفحہ نمبر 7 پر

نے کہا ہے کہ گزشتہ آٹھ برسوں سے پاکستان کا ترقیاتی بجٹ جمود کا شکار ہے جبکہ ملک میں جاری ترقیاتی منصوبوں کی تکمیل کے لیے تقریباً 10 ہزار ارب روپے درکار ہیں۔ سالانہ پلان کوآرڈی نیشن کمیٹی کے اجلاس سے خطاب کرتے ہوئے احسن اقبال نے کہا کہ وفاقی حکومت کو محدود وسائل کا سامنا ہے کیونکہ بجٹ کا بڑا حصہ قرضوں کی ادائیگی پر خرچ ہو رہا ہے۔ ان کا کہنا تھا کہ صوبوں کے مقابلے میں وفاقی حکومت کے پاس وسائل کم ہیں اور وفاق و صوبوں کے ترقیاتی بجٹ میں فرق مسلسل بڑھتا جا رہا ہے۔ وفاقی وزیر نے بتایا کہ حکومت کے پاس 720 ارب روپے مالیت کے نئے ترقیاتی منصوبوں کی تجاویز موجود ہیں جبکہ تقریباً 5 ہزار ارب روپے کے منصوبوں کے پی سی ون پر کام جاری ہے۔ انہوں نے کہا کہ جاری منصوبوں کی تکمیل حکومت کی اولین ترجیح ہے، تاہم وسائل کی کمی کے باعث کئی اہم منصوبوں کو جاری رکھنا ممکن نہ بھی ہو سکے۔ احسن اقبال نے کہا کہ رواں مالی سال کے دوران پبلک سیکٹر ڈویلپمنٹ پروگرام (پی ایس ڈی پی) کے لیے 1126 ارب روپے مختص کیے گئے تھے

بجٹ عوام کی ضروریات کو مدنظر رکھ کر بنائیں گے، شعیب نوشیروانی

حکومت ایسے اقدامات کر رہی ہے جس سے صوبے میں نئی ملازمتیں پیدا کی جا سکیں

کوئٹہ (یو این اے) صوبائی وزیر خزانہ میر شعیب نوشیروانی نے نجی ٹی وی چینل سے خصوصی بات چیت کرتے ہوئے کہا ہے کہ حکومت بلوچستان آئندہ مالی سال کے بجٹ کو مکمل طور پر ایک عوام دوست بجٹ بنانے کے لیے کوشاں ہے، کیونکہ ایک حقیقی عوام دوست بجٹ ہمیشہ مختلف اہم شعبوں اور بنیادی عوامل کو گہرائی سے دیکھ کر ہی ترتیب دیا جاتا ہے۔ انہوں نے واضح کیا کہ تعلیم اور صحت جیسے شعبے انسان کی بنیادی ترین ضرورتوں میں شامل ہیں اور ان سرائز .... بقیہ 59 صفحہ نمبر 7 پر

کے بغیر عوام کی فلاح و بہبود ممکن نہیں، اسی لیے ہماری حکومت ان دونوں اہم ترین شعبوں کو بجٹ میں اولین ترجیح دے رہی ہے تاکہ لوگوں کو ان کی

دہلیز پر بنیادی سہولیات میسر آ سکیں۔ صوبائی وزیر خزانہ میر شعیب نوشیروانی کا نجی ٹی وی سے گفتگو کے دوران آئندہ مالی سال کے بجٹ کی تیاریوں کے حوالے سے مزید کہنا تھا کہ حکومت اپنی پوری انتظامی و مالی صلاحیت کو بروئے کار لاتے ہوئے ایسے اقدامات کر رہی ہے جس سے صوبے میں نئی ملازمتیں پیدا کی جا سکیں اور نوجوانوں کو روزگار کے وسیع مواقع ملیں۔ انہوں نے عزم ظاہر کیا کہ آئندہ مالی سال کا بجٹ روایتی بجٹ نہیں ہوگا بلکہ اس میں صوبے کے دور دراز علاقوں کی ترقی، عوام کی بنیادی ضروریات کی تکمیل، پائیدار ترقیاتی منصوبوں اور معاشی استحکام کے لیے ٹھوس فیکٹرز کو شامل کیا جا رہا ہے تاکہ بلوچستان کے پسماندہ طبقات کو ریلیف فراہم کیا جا سکے۔

JANG QUETTA

قائداعظم نرسنگ کالج زیارت کا منصوبہ جلد مکمل کیا جائے، نور محمد دمڑ

خواتین کو معیاری نرسنگ تعلیم اور روزگار کے بہتر مواقع میسر آئیں گے، تقریب سے خطاب

زیارت (خ ن) صوبائی وزیر خوراک و چیئرمین بلوچستان فوڈ اتھارٹی حاجی نور محمد خان دمڑ نے قائداعظم نرسنگ کالج اور ہاسٹل کا افتتاح کر دیا۔ تقریب میں ڈپٹی کمشنر عبدالقدوس اچکزئی، ڈسٹرکٹ چیئرمین عبدالستار کاکڑ سمیت دیگر حکام شریک ہوئے۔ اس موقع پر منصوبے کے مختلف پہلوؤں پر بریفنگ دی گئی۔ صوبائی وزیر نے کہا کہ نرسنگ کالج کے قیام سے ضلع زیارت اور گردونواح کے طلبہ، خصوصاً خواتین کو معیاری نرسنگ تعلیم اور روزگار کے بہتر مواقع میسر آئیں گے، جبکہ تربیت یافتہ نرسنگ اسٹاف مقامی صحت کے نظام کو مزید موثر بنانے میں اہم کردار ادا کرے گا۔ انہوں نے منصوبے کو بروقت مکمل کرنے کی ہدایت بھی کی۔

CamScanner

CLIPPING SERVICE

DIRECTORATE GENERAL OF PUBLIC RELATIONS BALOCHSITAN

نظامت اعلیٰ تعلقات عامہ
حکومت بلوچستان

Daily: JANG QUETTA

Bullet No. 2

Dated: 02 JUN 2026

Page No. 4

چمن : محمود خان اچکزئی کے خلاف مقدمہ درج کرلیا گیا

بلال احمر بلوچستان شاخ کے سوہائی چیئرمین عبدالولی خان غبیزئی کی درخواست پر پولیس نے مزید کارروائی کا آغاز کردیا

چمن (نورزمان اچکزئی/نامہ نگار) پشتونخوا ملی عوامی پارٹی کے سربراہ اور قومی اسمبلی میں قائد حزب اختلاف محمود خان اچکزئی کے خلاف مبینہ ریاست مخالف بیانات اور عوام کو ریاستی اداروں کے خلاف اکسانے کے الزامات کے تحت مقدمہ درج کرلیا گیا ہے۔ پولیس کے مطابق مقدمہ پاکستان ریڈ کریسنٹ سوسائٹی (ہلال احمر) بلوچستان شاخ کے صوبائی چیئرمین عبدالولی خان غبیزئی کی درخواست پر سٹی تھانہ چمن میں درج کیا گیا۔ سٹی تھانہ چمن کے ایس ایچ او محمد محسن نے مقدمہ اندراج کی تصدیق کرتے ہوئے بتایا کہ ایف آئی آر گزشتہ روز چمن میں منعقدہ ایک جلسۂ عام کے دوران محمود خان اچکزئی کی تقریر کی بنیاد پر درج کی گئی ہے۔ ایف آئی آر کے متن کے مطابق محمود خان اچکزئی نے اپنے خطاب میں ریاستی اداروں کے خلاف نامناسب اور اشتعال انگیز بیانات دیے اور عوام کو ریاست مخالف بیانیے کی جانب راغب کرنے کی کوشش کی۔ درخواست گزار نے موقف اختیار کیا ہے کہ 29 مئی کو چمن میں منعقدہ جلسے سے خطاب کرتے ہوئے اپوزیشن لیڈر نے بلوچستان میں دہشت گردی کے واقعات، کوئلہ بردار اور مال بردار گاڑیوں کو نذر آتش کیے جانے کے واقعات روکنے میں حکومتی ناکامی پر سخت تنقید کی، جبکہ امن و امان کی مجموعی صورتحال پر سیکیورٹی اداروں کو بھی تنقید کا نشانہ بنایا۔ پولیس حکام کا کہنا ہے کہ مقدمہ متعلقہ قانونی دفعات کے تحت درج کر کے مزید کارروائی کا آغاز کردیا گیا ہے۔ پولیس کے مطابق واقعے کے مختلف پہلوؤں کا جائزہ لیا جارہا ہے اور تحقیقات جاری ہیں، جبکہ قانونی تقاضے پورے کرتے ہوئے آئندہ کی کارروائی عمل میں لائی جائے گی۔ دوسری جانب پشتونخوا ملی عوامی پارٹی کی جانب سے اس مقدمے پر تاحال کوئی باضابطہ ردعمل سامنے نہیں آیا، تاہم سیاسی حلقوں میں اس پیش رفت کو اہم قرار دیا جارہا ہے کیونکہ محمود خان اچکزئی قومی اسمبلی میں قائد حزب اختلاف کی حیثیت سے ملک کی نمایاں سیاسی شخصیات میں شمار ہوتے ہیں۔

قیام امن اور دہشتگردی کا خاتمہ معاشرے کی مشترکہ ذمہ داری ہے

آئی جی ایف سی اور سیاسی رہنماؤں کا اتفاق

امن کے بغیر ترقی اور خوشحالی ممکن نہیں، آئی جی ایف سی بلوچستان (ساؤتھ) سے ڈاکٹر مالک، جسٹس (ر) شکیل احمد، احسان شاہ اور لالا رشید کی ملاقات میں گفتگو

تربت (نامہ نگار) مکران ڈویژن کے مختلف علاقوں بشمول تربت، مند، ہیرونک، دشت، بلیدہ اور گوادر سے تعلق رکھنے والے سیاستدانوں، عمائدین، سول انتظامیہ، انجمن تاجران، وکلاء، ڈاکٹرز، دانشوروں اور پریس کلب کے اراکین سمیت مختلف شعبوں سے وابستہ افراد نے ایف سی بلوچستان (ساؤتھ) کے ہیڈکوارٹر کا دورہ کیا آئی جی ایف سی بلوچستان (ساؤتھ) سے ملاقات کی ملاقات میں سابق وزیراعلیٰ بلوچستان و رکن بلوچستان اسمبلی ڈاکٹر عبدالمالک بلوچ، سابق ممبر قومی اسمبلی جسٹس (ریٹائرڈ) شکیل احمد، سابق وزیر صحت بلوچستان سید احسان شاہ اور سابق ایم پی اے لالہ رشید بھی شامل تھے ملاقات کے دوران جنوبی بلوچستان میں امن و امان کی مجموعی صورتحال، علاقائی مسائل، بلوچستان اسکل ڈویلپمنٹ انیشیٹو (BSDI)، پرواز فاؤنڈیشن کے زیر انتظام جاری ترقیاتی منصوبوں اور بالخصوص بارڈر ٹریڈ سے متعلق امور پر تفصیلی تبادلہ خیال کیا گیا شرکاء نے اس عزم کا اعادہ کیا کہ امن و امان کا قیام اور دہشت گردی کا خاتمہ پورے معاشرے کی مشترکہ ذمہ داری ہے کیونکہ امن کے بغیر ترقی اور خوشحالی ممکن نہیں۔

کوہلو: ڈی سی کی زیر صدارت محکمہ تعلیم میں بھرتیوں کے لیے اجلاس

بھرتیوں کا عمل شفاف، غیر جانبدار اور میرٹ کی بنیاد پر یقینی بنایا جارہا ہے، عظیم جان دومڑ

کوہلو (نامہ نگار) ڈپٹی کمشنر کوہلو عظیم جان دومڑ کی زیر صدارت محکمہ تعلیم میں کنٹریکٹ بنیادوں پر خالی آسامیوں پر تعیناتی کے سلسلے میں ڈسٹرکٹ ریکروٹمنٹ کمیٹی (ڈی آر سی) کا ایک اہم اجلاس منعقد ہوا، جس میں یونین کونسل صدر اور یانی سے تعلق رکھنے والے متعدد امیدواران نے شرکت کی اور کمیٹی کے سامنے پیش ہوکر اپنے کوائف اور دستاویزات جمع کرائیں کمیٹی نے امیدواران کے تعلیمی اسناد، پیشہ ورانہ دستاویزات، تجربہ سرٹیفکیٹس اور دیگر ریکارڈ کا تفصیلی اور باریک بینی سے جائزہ لیا جبکہ جن امیدواروں کی دستاویزات پر اعتراضات یا ابہامات سامنے آئے ان کا بھی ضابطے اور قواعد کے مطابق تفصیلی معائنہ کیا گیا اس موقع پر ڈپٹی کمشنر کوہلو عظیم جان دومڑ نے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ محکمہ تعلیم میں بھرتیوں کے عمل کو مکمل طور پر شفاف، غیر جانبدار اور میرٹ کی بنیاد پر یقینی بنایا جارہا ہے تاکہ اہل، باصلاحیت اور موزوں امیدواروں کو تعلیمی شعبے میں خدمات انجام دینے کا موقع فراہم کیا جا سکے اجلاس میں محکمہ تعلیم کے سینئر کلرک بابو فرید مری اور بابو نواز کاکائی بھی موجود تھے جنہوں نے اجلاس کے دوران انتظامی اور تکنیکی معاونت فراہم کی۔

MASHRIQ QUETTA

عوام کی جان و مال کے تحفظ کیلئے تمام وسائل بروئے کار لائینگے، کمشنر کوئٹہ

قلعہ عبداللہ میں سیکورٹی اقدامات سخت کئے جائیں، اس حوالے سے غفلت و کوتاہی برداشت نہیں، شاہ زیب کاکڑ

پائیدار امن اور ترقی عوام کے مسائل کے حل اور تحفظ کیلئے اداروں کو مشترکہ طور پر کام کرنا ہوگا، زمرک اچکزئی و دیگر

میزئی اڈہ (نامہ نگار) کمشنر کوئٹہ ڈویژن شاہ زیب خان کاکڑ کی زیر صدارت ضلع قلعہ عبداللہ میں امن و امان کی مجموعی صورتحال، عوامی تحفظ، درپیش مسائل کے حل کے حوالے سے ایک اہم اجلاس منعقد ہوا۔ اجلاس میں اے این پی کے مرکزی رہنما و پارلیمانی لیڈر انجینئر زمرک خان اچکزئی، عوامی نیشنل پارٹی کے مرکزی سینئر نائب صدر داؤد خان اچکزئی، ایڈیشنل ڈپٹی کمشنر قلعہ عبداللہ ذیشان خان پانیزئی، اسسٹنٹ کمشنر.......... بقیہ 57 صفحہ نمبر 7 پر

قلعہ عبداللہ سردار عبداللہ خان، ایس ایس پی نوید خان، ڈسٹرکٹ پولیس آفیسر قلعہ عبداللہ اطہر رشید، ڈسٹرکٹ ہیلتھ آفیسر ڈاکٹر عبدالسلام کھوسو، ایس ڈی پی او عمر خان کاکڑ، ڈسٹرکٹ سپورٹ منیجر ضیا الرحمن، محمد مسعود احمد اچکزئی اور دیگر متعلقہ افسران نے شرکت کی۔ اجلاس کے دوران ضلع قلعہ عبداللہ میں امن و امان کی موجودہ صورتحال کا تفصیلی جائزہ لیا گیا اور عوام کے جان و مال کے تحفظ کو یقینی بنانے کے لیے مختلف اقدامات اور حکمت عملیوں پر غور کیا گیا۔ شرکاء کو قانون نافذ کرنے والے اداروں کی جانب سے امن و امان کے قیام، جرائم کی روک تھام، عوامی شکایات کے ازالے اور حساس علاقوں میں سیکیورٹی اقدامات کے حوالے سے بریفنگ دی گئی۔ کمشنر کوئٹہ ڈویژن شاہ زیب خان کاکڑ نے اجلاس سے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ عوام کو محفوظ ماحول فراہم کرنا حکومت اور ضلعی انتظامیہ کی اولین ترجیح ہے۔ انہوں نے تمام متعلقہ اداروں کو ہدایت کی کہ امن و امان اور عوامی مسائل کے حل، مزید موثر بنایا جائے تاکہ عوام کو بہتر خدمات فراہم کی جا سکیں۔ انہوں نے کہا کہ عوام کے جان و مال کا تحفظ یقینی بنانے کے لیے تمام دستیاب وسائل بروئے کار لائے جائیں گے اور کسی بھی قسم کی غفلت یا کوتاہی برداشت نہیں کی جائے گی

سیاسی جماعتیں

CLIPPING SERVICE

DIRECTORATE GENERAL OF PUBLIC RELATIONS BALOCHSITAN

نظامت اعلیٰ تعلقات عامہ
حکومت بلوچستان

Daily: JANG QUETTA

Bullet No. 3

Dated: 02 JUN 2026 Page No. 5

مستونگ قلات اور کچھی کی انتظامی تبدیلی قبول نہیں، گرینڈ جرگہ

قبائلی عمائدین کی کونسل تشکیل

مستونگ قلات اور سوراب کو قلات ڈویژن میں شامل کیا جائے، بھاگ کچھی کو بدستور نصیر آباد ڈویژن کا حصہ رہنے دیا جائے، رہنماؤں کا خطاب

مستونگ (رپورٹ عطاءاللہ بلوچ) جھالاوان ہاؤس میں سرداران ساراوان کی میزبانی میں گرینڈ قبائلی وسیاسی جرگہ جس میں مستونگ کو کوئٹہ میں اور کچھی کو بی ڈویژن میں انتظامی حوالے سے ضم کرنے کے خلاف ساراوان کے نوابوں سرداروں مختلف سیاسی پارٹیوں کے رہنماؤں نے شرکت کی۔ تفصیلات کے مطابق چیف آف جھالاوان قبائل ونیشنل پارٹی.........(باقی صفحہ 3 نمبر 22)

کے مرکزی سینئر نائب صدر سردار کمال خان جھالاوان کی رہائش گاہ واقعہ عامر ولاز سریاب روڈ کوئٹہ میں مستونگ وکچھی کے اضلاع کی تاریخی حیثیت کو مسخ کرنے، مستونگ کو قلات ڈویژن سے نکالنے اور انتظامی حوالے سے کوئٹہ ڈویژن میں ضم کرنے، اسی طرح کچھی کو نصیر آباد ڈویژن سے نکال کر بی ڈویژن میں ضم کرنے کے خلاف گرینڈ قبائلی وسیاسی کا جرگہ منعقد ہوا جرگہ سے چیف آف سراوان نواب محمد خان شاہوانی سردار کمال خان جھالاوان نیشنل پارٹی کے مرکزی سیکرٹری جنرل میر کبیر جان محمد شہی سرسرداران سراوان نواب محمد اسلم خان رئیسانی کے نمائندہ خاص میر حاجی محمد اقبال رئیسانی نیشنل پارٹی کے صوبائی صدر چیئرمین اسلم بلوچ سردار جاوید عزیز لہڑی سردار شاہ زمان علیزئی سردار اورنگزیب سالالی سردار یار شاہی زئی مینگل ارباب محمد افضل دہوار پی پی آئی بلوچستان کے صوبائی رہنما ملک فیصل دہوار نیشنل پارٹی کے مرکزی رہنما میران بخش بلوچ صوبائی جنرل سیکرٹری ایڈووکیٹ چنگیز حئی بلوچ میر حاجی عطا محمد جھالاوان نیشنل پارٹی کے مستونگ کے صدر میر سکندر ملازئی جمیعت علماء اسلام مستونگ کے امیر مولانا شبیر احمد عثمانی بی این پی کے ضلعی صدر چیئرمین انور مینگل جاموٹ قومی موومنٹ کے رہنما حاجی الیاس ماما ستار جھالاوان قبائلی وسیاسی رہنما میر حضور بخش جھالاوان چیئرمین محمد یار علیزئی این پی کچھی کے صدر ملک اسد اللہ جھالاوان جے یو آئی کے حافظ محمد یوسف ابا بکی قبائل کے حاجی ضیاء ابا بکی اور دیگر نے خطاب کیا۔ مقررین نے کہا کہ صوبائی حکومت ہمارے ہزاروں سال تاریخی جغرافیہ کو مسخ کرنے کی سوچ اور پالیسی ترک کرے۔ انہوں نے کہا کہ پاکستان ایک کثیر القومی ریاست ہے ان کی اکائیوں کو اگر چھیڑا گیا یا ہماری زبان پھر جغرافیہ اور تاریخ کو مسخ کرنے کی کوشش اور سازش کی گئی تو اس کے بھیانک نتائج برآمد ہونگے۔ مستونگ کو کوئٹہ کے ساتھ انتظامی اور دیگر حوالے سے ضم کرنا مستونگ کی صدیوں پرانی تاریخ و جغرافیہ اور حیثیت کو مسخ کرنے کی مترادف ہے۔ مستونگ اور کچھی نہ اتفاقی طور پر معرض وجود میں آئے نہ ہی کھمبی کی طرح موسم بہار میں پھوٹ پڑے، بلکہ ان کی ایک ہزار سال قبل ایک تاریخی جغرافیائی حیثیت ہے ناعاقبت اندیش صوبائی حکومت ہماری تاریخ اور جغرافیہ کو مسخ کررہی ہے جسے ہم کسی صورت قبول نہیں کرینگے۔ انہوں نے کہا کہ تاریخی لحاظ سے مستونگ ریاست قلات کا پایہ تخت رہا ہے اسی طرح کچھی بھی تاریخی لحاظ سے ریاست قلات کا حصہ رہا ہے آج بھی میری قلات کی آثار اور 9 ہزار سال مہرگڑھ کی پرانی تہذیب اور چاکر کا قلعہ ہمارا تاریخی ورثہ اور شناخت ہیں انہوں نے مطالبہ کیا کہ مستونگ قلات اور سوراب پر مشتمل قلات ڈویژن قائم کیا جائے کوئٹہ پہلے سے بدترین آبادی کے بوجھ تلے دبا ہوا ہے کوئٹہ میں مستونگ کو شامل کرنے سے مستونگ کے لوگ ڈویژن سطح کی تمام نشستوں سے محروم رہینگے لہذا اس غیر فطری انتظامی تقسیم سے اجتناب کیا جائے۔ انہوں نے کہا کہ فارم 47 والی حکومت ہمارے تاریخ اور جغرافیہ سے نابلد ہے جو بند کمرے میں اپنے غیر فطری فیصلے مسلط کررہے ہیں انہوں کہا کہ ہم کسی صورت اس غیر فطری غیر سنجیدہ فیصلوں اور سازشوں پر خاموش نہیں بیٹھیں گے اسمبلی فلور سے لیکر عدلیہ میں پٹیشن دائر کرینگے اور جمہوری احتجاج کے تمام راستے اختیار کرینگے مگر ایسے فیصلے قبول نہیں کرینگے جس سے نہ صرف ہمارے جغرافیہ ثقافت اور تاریخ مسخ ہو انہوں نے کہا کہ اس حکومت سے ایک صوبہ اور چند اضلاع سنبھالے نہیں جارہے اور پورے صوبے میں صرف پانچ کلومیٹر پر حکومت کی اپنی رٹ ختم ہوجاتی ہے اور مزید اضلاع اور ڈویژنوں کی توڑ پھوڑ سے مزید پسماندگی اور استحصال کو تقویت ملے گی۔ انہوں نے کہا کہ طاقت کا استعمال مسئلے کا حل نہیں اور نہ ہی آگ کو آگ سے ٹھنڈا کیا جاسکتا ہے گزشتہ 78 سال سے حکمران طاقت کا استعمال کررہے ہیں مگر نتیجہ صفر انہوں نے کہا کہ پاکستان ایک کثیر القومی ریاست ہے یہاں کوئی انتظامی صوبے نہیں اس لیے حکومت نئے صوبے بنانے کی اپنی غلط فہمی دور کرے انہوں نے کہا ریاست اپنی پالیسیوں پر غیر مشروط طور نظر ثانی کرکے سنجیدگی کا مظاہرہ کرے انہوں نے کہا کہ مستونگ قلات کچھی کی انتظامی تبدیلی قابل قبول نہیں اس سازش کے خلاف جلد قبائلی عمائدین اور سیاسی جماعتوں کی سربراہوں پر مشتمل گرینڈ کونسل بنائینگے اور آئندہ کا عمل باہمی مشاورت سے طے کیے جائینگے۔

مستونگ (نامہ نگار) سراوان اور کچھی میں مجوزہ انتظامی تبدیلیوں کے خلاف سرداران سراوان کی میزبانی میں جرگہ منعقد کیا گیا جرگے کے اعلامیہ کے مطابق سراوان، قلات، مستونگ اور کچھی میں مجوزہ انتظامی تبدیلی جس کے تحت قلات ڈویژن کو ختم کرکے مستونگ کو کوئٹہ ڈویژن کا حصہ بنانے، بولان کو نصیر آباد ڈویژن سے نکال کر بی ڈویژن میں لگانے.........(باقی صفحہ 3 نمبر 23)

کے مجوزہ انتظامی تبدیلی کو یکسر مسترد کرتے ہوئے مطالبہ کیا گیا کہ مستونگ قلات اور سوراب پر مشتمل علاقہ قلات ڈویژن میں شامل کیا جائے، بھاگ کچھی کو بدستور نصیر آباد ڈویژن کا حصہ رہنے دیا جائے۔ جرگہ نے اس اہم مسئلہ پر تمام قبائلی سربراہان اور سیاسی پارٹیوں کی قیادت پر مشتمل بااختیار کونسل تشکیل دی جن میں چیف آف سراوان نواب محمد اسلم خان رئیسانی، نواب محمد خان شاہوانی، سردار کمال خان جھالاوان، سردارزادہ میر جاوید جان لہڑی، سردار حکیم جان محمد شہی، سردار شیر باز ساتکزئی، سردار عاصم کرد، میر کبیر جان محمد شہی، سردار اورنگزیب سالالی، چیئرمین اسلم بلوچ، سردار شاہ زمان علیزئی، سردار یار مینگل، ارباب محمد افضل خواجہ خیل، ملک فیصل دہوار (پی پی آئی) میر سکندر ملازئی (نیشنل پارٹی) میر انور مینگل (بی این پی) مفتی عصمت عزیز (جے یو آئی) ایڈووکیٹ چنگیز حئی بلوچ (ماہر قانون) ایڈووکیٹ حمید جھالاوان (بار کونسل) ایڈووکیٹ فاضل ساسولی (بار کونسل) عطاءاللہ بلوچ (سینئر صحافی) میر مشتاق شاہوانی (کچھی) عبدالستار جھالاوان صدر شہری ایکشن کمیٹی بھاگ، حاجی الیاس جاموٹ (جاموٹ قومی موومنٹ) ملک اسد جھالاوان (کچھی) نگری میراں بخش (کچھی) حافظ محمد یوسف جے یو آئی کچھی، حفیظ اللہ مستوئی پی پی آئی کچھی، ضیاء الحق ابا بکی اور نگری محمد اسحاق بلوچ (بی این پی عوامی اسد) شامل ہیں۔ مزید فیصلے یہ کونسل کرے گی۔

ہرنائی: سیاسی جماعتوں کا سانحہ شاہرگ کیخلاف کل ہڑتال کا اعلان

پہیہ جام وشٹر ڈاؤن ہوگا، تحقیقات کے لئے جے آئی ٹی تشکیل دی جائے، رہنماؤں کی پریس کانفرنس

ہرنائی (نامہ نگار) نیشنل ڈیموکریٹک موومنٹ کے مرکزی جنرل سیکریٹری مزمل شاہ، پشتونخوا ملی عوامی پارٹی کے صوبائی سیکرٹری حفیظ اللہ ترین، عوامی نیشنل پارٹی کے صوبائی ترجمان ولی داد میانی، ضلعی صدر حاجی ظریف خان ترین، پشتونخوا نیشنل عوامی پارٹی کے رہنماء حاجی عبداللہ خان، جمعیت علمائے اسلام کے تحصیل امیر مولوی علی محمد، پاکستان تحریک انصاف کے تحصیل صدر فاروق شاہ، قبائلی عمائدین سید خالق شاہ، حاجی عمر شاہ، حاجی عبدالغفور، حاجی نذر محمد، مولوی عبدالصادق، عبدالغفار، عبدالرزاق سمیت دیگر سیاسی وعوامی شخصیات نے پرہجوم پریس کانفرنس میں 26 مئی کو شاہرگ میں پانچ افراد کے قتل کے واقعے کی مذمت کرتے ہوئے ملزمان کی فوری گرفتاری اور امن وامان کی بحالی کا مطالبہ کیا۔ انہوں نے کہا کہ پانچ بے گناہ افراد کی قتل کی تحقیقات کے لئے جے آئی ٹی تشکیل دی جائے۔ رہنماؤں نے اعلان کیا کہ واقعے کے خلاف "جمہوری احتجاجی تحریک شہداء وطن" کے تحت 3 جون کو ضلع بھر میں شٹر ڈاؤن اور پہیہ جام ہڑتال جبکہ 5 جون کو شاہرگ میں احتجاجی جلسہ عام منعقد کیا جائے گا۔ انہوں نے کہا کہ دہشت گردی، بدامنی، بھتہ خوری اور لاقانونیت کے خاتمے، عوام کے جان و مال کے تحفظ اور مطالبات کی منظوری تک جمہوری جدوجہد جاری رکھی جائے گی۔ مقررین نے عوام، تاجروں، ٹرانسپورٹرز اور مختلف شعبہ ہائے زندگی سے تعلق رکھنے والے افراد سے احتجاجی تحریک میں بھرپور شرکت کی اپیل بھی کی۔

CLIPPING SERVICE

DIRECTORATE GENERAL OF PUBLIC RELATIONS BALOCHSITAN

نظامت اعلیٰ تعلقات عامہ حکومت بلوچستان

Daily: MASHRIQ QUETTA

Bullet No. 3

Dated: 02 JUN 2026 Page No. 6

الیکشن کی آڑ میں بلوچستان پر سیاسی یتیموں کو مسلط کیا گیا: لشکری رئیسانی

بلوچستان میں سیاسی عمل کو روک کر الیکشن کی آڑ میں نہ صرف سیاسی جماعتوں کو نواز گیا بلکہ سیاسی یتیموں کو صوبے پر مسلط کیا گیا

جو اپنے اپنے مفادات کیلئے صوبے کے وسائل اور حقوق کا سودا کررہے ہیں جس کے نتیجے میں لوگوں کا اعتماد نظام سے اٹھ چکا ہے

سیاسی سماجی و قبائلی لوگ مادر وطن کو مزید افراتفری، خون ریزی سے بچانے میں اپنا کردار ادا، صوبے کے روایتی بھائی چارے کو مستحکم کریں

پشین (آن لائن) سینئر سیاستدان سابق سینیٹر نوابزادہ حاجی میر لشکری خان رئیسانی نے کہا ہے کہ بلوچستان میں سیاسی عمل کو روک کر الیکشن کی آڑ میں نہ صرف سیاسی جماعتوں کو نواز گیا بلکہ سیاسی یتیموں کو صوبے پر مسلط کیا گیا، جو اپنے اپنے مفادات کیلئے صوبے کے وسائل اور حقوق کا سودا کررہے ہیں جس کے نتیجے میں لوگوں کا اعتماد نظام سے اٹھ چکا ہے۔ بلوچستان کو اس وقت قومی یکجہتی اور قومی نظم کی ......

بقیہ 42 صفحہ نمبر 7 پر

ضرورت ہے تاکہ قومی یکجہتی سے آگے بڑھیں۔ سیاسی سماجی و قبائلی لوگ مادر وطن کو مزید افراتفری، خون ریزی سے بچانے میں اپنا کردار ادا، صوبے کے روایتی بھائی چارے کو مزید مستحکم، ہمسایوں و مسافروں کا خیال رکھیں۔ سماج کو مرتب، منظم اور پرامن رکھنا سماجی، سیاسی اور قبائلی لوگوں کی ذمہ داری ہے۔ یہ بات انہوں نے پیر کو پشین میں ملک سعد اللہ ترین کی رہائش گاہ پر پریس کانفرنس کرتے ہوئے کہی۔ قبل ازیں نوابزادہ حاجی میر لشکری خان رئیسانی نے یارو کلی ملک کدہ جاکر عید الاضحیٰ سے ایک روز قبل قلات کے قریب پیش آنے والے المناک حادثے میں حاجی محمد ایوب، ان کے بیٹے امجد خان سمیت خاندان کے سات افراد کی شہادت پر متاثرہ خاندان سے تعزیت کا اظہار کرتے ہوئے شہداء کے ایصال ثواب کیلئے فاتحہ خوانی کی۔ انہوں نے المناک حادثے میں شہادتوں پر دلی رنج و غم اور افسوس کا اظہار کرتے ہوئے کہا کہ اس المناک حادثے میں ایک ہی خاندان کے سات افراد کی شہادت پر صوبے کا ہر فرد غم زدہ ہے، پریس کانفرنس سے خطاب کرتے ہوئے نوابزادہ حاجی میر لشکری خان رئیسانی نے مزید کہا کہ بلوچ، پشتون برادر اقوام کو مل کر بیٹھ کر صوبے کے اجتماعی قومی معاملات پر سوچنا ہوگا کہ ہم کیسے اپنے سماج کو پرامن بنائیں، سنجیدہ لوگوں کو آگے آکر بلوچ، پشتون روایتی بھائی چارے کے تحت سرزمین کو بحرانوں سے نکالنا ہوگا اور یہ سب پرامن سیاسی عمل سے ہی ممکن ہے نہ کہ کسی لشکر کشی سے، انہوں نے کہا کہ صوبے کے مجموعی اتحاد، اتفاق اور قومی نظام کو مضبوط کرنے کیلئے جلد سیاسی قومی جرگہ طلب کریں گے۔

عوامی حقوق کی جدوجہد دبانے کے ہتھکنڈے ناکام ہونگے: سیاسی جماعتیں

صوبے میں جاری دہشتگردی، اغواء برائے تاوان اور حکومتی جبر سے پیدا اذیت ناک صورتحال قابل مذمت ہے: اے این پی پشتونخوانیپ

صوبے میں جاری دہشتگردی، اغواء برائے تاوان اور حکومتی جبر سے پیدا اذیت ناک صورتحال قابل مذمت ہے: اے این پی پشتونخوانیپ

تمام سیاسی و جمہوری جماعتوں کا اجلاس جلد طلب کرکے مشترکہ لائحہ عمل طے کیا جائے گا: رہنماؤں کا اجلاس میں فیصلہ

کوئٹہ (آن لائن) پشتون سیاسی و جمہوری جماعتوں کا ایک اہم اجلاس عوامی نیشنل پارٹی کے صوبائی صدر اصغر خان اچکزئی کی رہائشگاہ پر پشتونخوا نیشنل عوامی پارٹی کے صوبائی صدر نصر اللہ خان زیرے کی صدارت میں منعقد ہوا۔ اجلاس میں عوامی نیشنل پارٹی کے صوبائی صدر اصغر خان اچکزئی، نیشنل ڈیموکریٹک موومنٹ کے صوبائی صدر احمد جان خان، عوامی نیشنل پارٹی کے مرکزی سیکرٹری برائے امور نوجوانان ......

بقیہ 48 صفحہ نمبر 7 پر

رشید خان ناصر، صوبائی سیکرٹری ثقافت حضرت علی اچکزئی اور پشتونخوا نیشنل عوامی پارٹی کے صوبائی آفس سیکرٹری ندا محمد سکر نے شرکت کی اجلاس میں صوبے کی مجموعی سیاسی، معاشی اور امن وامان کی صورتحال پر تفصیلی غور کیا گیا شرکاء نے ضلع برنائی شاہرگ میں پانچ سیاسی کارکنوں اور شہریوں کی شہادت اور چار افراد کے زخمی ہونے، ضلع زیارت کے کلی مانگی سے 4 افراد کے اغواء، قومی شاہراہوں پر ٹرالروں اور گاڑیوں کو نذر آتش کیے جانے اور صوبے بھر میں بڑھتی ہوئی بدامنی، دہشت گردی اور لاقانونیت کے واقعات پر شدید تشویش اور افسوس کا اظہار کیا اجلاس نے ضلع زیارت کلی مانگی سے اغواء کیے گئے چار افراد کے واقعہ کی شدید مذمت کرتے ہوئے ان کی فوری اور محفوظ بازیابی کا مطالبہ کیا اجلاس نے شاہرگ کے عوام کے تمام جائز مطالبات اور ان کی جاری جمہوری تحریک کی مکمل حمایت کا اعادہ کرتے ہوئے کہا کہ عوامی حقوق کی جدوجہد کو دبانے کے تمام ہتھکنڈے ناکام ہوں گے اور پشتون سیاسی قوتیں شاہرگ کے عوام کے ساتھ کھڑی رہیں گی اجلاس میں صوبے میں جاری دہشت گردی، بدامنی، اغواء برائے تاوان، بھتہ خوری، لاقانونیت، انسانی حقوق کی پامالی اور حکومتی جبر سے پیدا ہونے والی اذیت ناک صورتحال کی شدید مذمت کی گئی شرکاء نے کہا کہ عوام کی جان و مال کا تحفظ، امن وامان کا قیام اور شہریوں کو محفوظ ماحول فراہم کرنا وفاقی وصوبائی حکومتوں کی بنیادی آئینی ذمہ داری ہے، مگر بدقسمتی سے اس حوالے سے مسلسل ناکامی نے عوام کو شدید عدم تحفظ، خوف اور بے یقینی سے دوچار کردیا ہے اجلاس میں کہا گیا کہ صوبے کے طول و عرض میں بڑھتی ہوئی بدامنی، دہشت گردی، اغواء، قتل و غارت، شاہراہوں پر مسلح کارروائیاں اور عوامی املاک کی تباہی اس بات کا ثبوت ہیں کہ عوام کے تحفظ کے حوالے سے حکومت اپنی آئینی ذمہ داریاں ادا کرنے میں ناکام رہی ہے

محمود خان اچکزئی بلوچستان کو درپیش گھمبیر مسائل پر توجہ دیں: مولانا ہدایت الرحمٰن

آئے روز صوبے میں تجارتی ٹرک نذر آتش اور عوامی و نجی املاک کو بھاری نقصان پہنچایا جارہا ہے: صوبائی امیر جماعت اسلامی

مخدوش حالات کا تقاضا ہے ہم مظالم، زیادتیوں اور قتل و غارت گری کے خلاف متحد ہوکر آواز بلند کریں

ایک قومی سطح کے سینئر رہنما، و اپوزیشن لیڈر کی حیثیت سے محمود خان اچکزئی سنگین عوامی مشکلات کو اجاگر کریں: رکن صوبائی اسمبلی

کوئٹہ (یو این اے) امیر جماعت اسلامی بلوچستان و رکن صوبائی اسمبلی (ایم پی اے) مولانا ہدایت الرحمان بلوچ نے پشتونخوا ملی عوامی پارٹی کے سربراہ محمود خان اچکزئی کے حالیہ بیانات پر ردعمل دیتے ہوئے کہا ہے کہ وہ بلوچ اور پشتون اقوام کے درمیان کسی بھی قسم کی غلط فہمیاں اور تنازعات پیدا کرنے کی بجائے بلوچستان کے درپیش حقیقی اور گھمبیر مسائل پر توجہ دیں انہوں نے کہا کہ آج بلوچستان ......

بقیہ 46 صفحہ نمبر 7 پر

کے غیور عوام سرحدی بندش، کمر توڑ مہنگائی، بے روزگاری، بڑھتی ہوئی بدامنی، لاپتہ افراد کے دیرینہ مسئلے اور جگہ جگہ قائم سیکیورٹی چیک پوسٹوں پر ہونے والی تذلیل سے شدید پریشان ہیں صوبے میں آئے روز تجارتی ٹرک جلائے جارہے ہیں، بے گناہ لوگ شہید ہورہے ہیں اور عوامی و نجی املاک کو بھاری نقصان پہنچایا جارہا ہے۔ ان مخدوش حالات کا تقاضا ہے کہ ہم ان مظالم، زیادتیوں اور قتل و غارت گری کے خلاف متحد ہوکر آواز بلند کریں مولانا ہدایت الرحمان بلوچ نے اپنے جاری کردہ بیان میں مزید کہا کہ ایک قومی سطح کے سینئر رہنما اور وفاقی اپوزیشن لیڈر کی حیثیت سے محمود خان اچکزئی کی یہ اولین آئینی و اخلاقی ذمہ داری بنتی ہے کہ وہ ان سنگین عوامی مشکلات کو اجاگر کریں اور ان کے پائیدار حل کے لئے مخلصانہ آواز بلند کریں۔

CamScanner

CLIPPING SERVICE

DIRECTORATE GENERAL OF PUBLIC RELATIONS BALOCHSITAN

نظامت اعلیٰ تعلقات عامہ
حکومت بلوچستان

Daily: INTEKHAB QUETTA

Bullet No. 3

Dated: 02 JUN 2026 Page No. 7

پارلیمانی سیاست ہی ملک کی پائیدار ترقی کا بنیادی راز ہے، بی اے پی

بلوچستان کی ترقی، بھائی چارے، عوامی مسائل کے حل کیلئے مشترکہ کوششیں ناگزیر ہیں، سینیٹر منظور کاکڑ

کوئٹہ (این این آئی) بلوچستان عوامی پارٹی کے مرکزی سیکرٹری جنرل سینیٹر منظور احمد کاکڑ نے کہا ہے کہ روز اول سے ملک وقوم کی ترقی اور خوشحالی کو اپنا قومی فریضہ سمجھتے ہوئے عملی سیاست کا آغاز کیا اور ایوان بالا میں ہمیشہ محکوم اور مظلوم طبقات اور اقوام کے حقوق کے لیے موثر آواز بلند کی ہے، جس کا سلسلہ آئندہ بھی جاری رکھا جائے گا جمہوری اور پارلیمانی سیاست ہی اقوام اور ملک کی پائیدار ترقی کا بنیادی راز ہے۔ ان خیالات کا اظہار انہوں نے کوئٹہ کے مختلف علاقوں غوث آباد، خلجی آباد، پشتون آباد

بقیہ نمبر 5 صفحہ 5 پر

اور قمبر کالونی میں سلیمان خیل قبائل کی جانب سے منعقدہ پرتپاک استقبالیہ تقریبات سے خطاب کرتے ہوئے کیا۔ تقریبات میں قبائلی عمائدین، معتبر شخصیات، نوجوانوں اور بلوچستان عوامی پارٹی کے رہنماؤں کی بڑی تعداد نے شرکت کی۔ تقریبات کے دوران قبائلی روایات کے مطابق سینیٹر منظور احمد کاکڑ کو روایتی پگڑی پہنائی گئی۔ مقررین نے ان کی عوامی خدمات، سیاسی بصیرت اور قبائلی ہم آہنگی کے فروغ میں کردار کو سراہا۔ بعد ازاں نوں کلی کی فرم میں بھی اہل علاقہ کی جانب سے استقبالیہ تقریب کا انعقاد کیا گیا، جہاں مقامی عمائدین اور عوام نے بھرپور شرکت کر کے اپنے قائد سے وابستگی کا اظہار کیا۔ اس موقع پر سینیٹر منظور کاکڑ نے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ بلوچستان کی تمام اقوام اور قبائل کے معتبرین ہمارے لیے ہمیشہ قابل احترام رہے ہیں اور رہیں گے، کیونکہ یہی قبائل ہماری شناخت کا اہم جز ہیں، جنہیں کسی صورت فراموش نہیں کیا جا سکتا۔ بلوچستان پشتون، بلوچ، سندھی، پنجابی، ہزارہ سمیت تمام اقوام کا گھر ہے۔ انہوں نے کہا کہ بلوچستان کی ترقی، بھائی چارے کے فروغ اور عوامی مسائل کے حل کے لیے مشترکہ کوششیں ناگزیر ہیں، اور بلوچستان عوامی پارٹی اسی وژن کے تحت عوامی خدمت کا سفر جاری رکھے ہوئے ہے۔

CamScanner

CLIPPING SERVICE

DIRECTORATE GENERAL OF PUBLIC RELATIONS BALOCHSITAN

نظامت اعلیٰ تعلقات عامہ
حکومت بلوچستان

Daily: MASHRIQ QUETTA

Bullet No. 4

Dated: 02 JUN 2026 Page No. 8

دالبندین: فائرنگ سے قبائلی رہنما عبدالباری ریکی جاں بحق

نامعلوم ملزمان نے فائرنگ کر کے محمد عارف ریکی کو زخمی کر دیا، پولیس تحقیقات جاری

دالبندین (آن لائن) دالبندین میں فائرنگ سے قبائلی رہنما جاں بحق تفصیلات کے مطابق دالبندین بازار میں فائرنگ کے نتیجے میں قبائلی رہنما حاجی عبدالباری ریکی شدید زخمی ہو گئے جنہیں فوری طور پر ہسپتال منتقل کیا گیا، تاہم وہ زخموں کی تاب نہ لاتے ہوئے جاں بحق ہو گئے۔ فائرنگ کرنے والے ملزمان موقع سے فرار ہونے میں کامیاب ہو گئے۔ بعد ازاں حاجی عبدالباری ریکی کے لواحقین نے فائرنگ کر کے محمد عارف ریکی کو .... بقیہ 40 صفحہ نمبر 7 پر

زخمی کر دیا، جسے ابتدائی طبی امداد کیلئے ہسپتال منتقل کر دیا گیا۔ پولیس ذرائع کے مطابق دونوں فریق ایک ہی قبیلے سے تعلق رکھتے ہیں اور ان کے درمیان تنازعہ چل رہا تھا۔ واقعہ کی مزید تحقیقات مقامی انتظامیہ اور قانون نافذ کرنے والے ادارے کر رہے ہیں۔

منگچر سے ایک شخص کی نعش برآمد

کوئٹہ (آن لائن) منگچر کے علاقے سے ایک شخص کی نعش برآمد ہوئی جس کو ہسپتال منتقل کر دیا گیا پولیس کے مطابق گزشتہ روز منگچر کے علاقے .... کے قریب سے ایک شخص کی نعش ملی پولیس نے نعش ہسپتال منتقل کر دی جہاں پر اس کی شناخت جام سکنہ .... کے نام سے کی گئی نعش ضروری کارروائی کے بعد ورثاء کے حوالے کر دی گئی۔

نوشکی میں چلڈرن پارک کو نامعلوم افراد نے آگ لگا دی

پارک کے درخت جل کر راکھ ہو گئے، پارک کی دیگر املاک کو نقصان پہنچا

نوشکی (آن لائن) مشرقی غریب آباد نوشکی ہمارا نالہ کے ساتھ بچوں کی تفریح کے لیے بنائی گئی چلڈرن پارک کو نامعلوم لوگوں نے گزشتہ روز آگ لگا دی۔ جس .... بقیہ 13 صفحہ نمبر 7 پر

سے پارک کے درخت جل گئے اور پارک کے دیگر اشیاء کو بھی نقصان پہنچا۔ کلی غریب آباد کے سماجی اور عوامی حلقوں نے نامعلوم شرپسندوں کے ہاتھوں بچوں کے لئے بنائی گئی خوبصورت پارک کو آگ لگا کر تخریبی کارروائی کرنا قابل مذمت اقدام ہے۔

مستونگ، فورسز اور مسلح افراد میں شدید جھڑپیں، ایک جاں بحق

سرحدی علاقے کنڈ عمرانی، سرداری شہر اور گرد و نواح میں خوف و ہراس کی فضا

مستونگ (پی این اے) ضلع مستونگ کی تحصیل کردگاپ اور تحصیل کنڈ کوچہ کے درمیانی سرحدی علاقے کنڈ عمرانی، سرداری شہر اور گرد و نواح میں سیکیورٹی فورسز .... بقیہ 25 صفحہ نمبر 7 پر

اور نامعلوم مسلح افراد کے مابین شدید جھڑپوں اور مبینہ گولہ باری کی اطلاعات موصول ہوئی ہیں۔ مقامی و باوثوق ذرائع کے مطابق، علاقے میں خودکار ہتھیاروں سے فائرنگ اور زوردار دھماکوں کی آوازیں رات گئے تک مسلسل سنائی دیتی رہیں، جس کے باعث پورے علاقے میں شدید خوف و ہراس پھیل گیا اور لوگ اپنے گھروں میں محصور ہو کر رہ گئے۔

اوستہ محمد پولیس کی کارروائی ڈاکو گرفتار، موٹر سائیکل برآمد

اوستہ محمد (نامہ نگار حنیف بلوچ) اوستہ محمد پولیس کی کارروائی میں ڈاکو گرفتار، موٹر سائیکل برآمد تفصیلات کے مطابق خفیہ اطلاع ملنے پر ایس پی اوستہ محمد کی ہدایت پر ڈی ایس پی محمد داؤد کھوسہ کی نگرانی میں ایس ایچ او سٹی ندیم بجرانی نے بھاری پولیس نفری کے ہمراہ اوستہ محمد کے نواحی علاقے میں کامیاب کارروائی کرتے ہوئے پولیس کو سنگین وارداتوں میں مطلوب ملزم نجیب اللہ ولد عطاء کو گرفتار کر لیا۔

اوتھل سے ایک شخص کی نعش برآمد

اوتھل (این این آئی) اوتھل کے علاقے الیاس محلہ میں جھاڑیوں سے ایک شخص کی نعش برآمد ہوئی ہے، اطلاع ملتے ہی اوتھل پولیس اور لسبیلہ ویلفیئر ٹرسٹ کی ایمبولینس موقع پر پہنچ گئی، تفصیلات کے مطابق ضلع لسبیلہ کے صدر مقام اوتھل کے علاقے الیاس محلہ میں جھاڑیوں سے ایک شخص کی نعش برآمد ہوئی ہے۔ اطلاع ملتے ہی اوتھل پولیس اور لسبیلہ ویلفیئر ٹرسٹ کی ایمبولینس موقع پر پہنچ گئی۔ لاش کو ضروری کارروائی کے لئے ڈی ایچ کیو ہسپتال اوتھل منتقل کر دیا گیا۔ پولیس کے مطابق ابتدائی معلومات کے مطابق متوفی نشے کا عادی بتایا جاتا ہے۔

خضدار، زین الصوابی منشیات سمگلر گرفتار، گاڑی کے خفیہ خانوں سے 18 ہزار گرام چرس برآمد

کوئٹہ (آن لائن) خضدار پولیس نے لاکھوں روپے مالیت کی چرس برآمد کر کے گاڑی قبضے میں لیکر ملزم کو گرفتار کر لیا تفصیلات کے مطابق ایس ایچ او باغبانہ ابراہیم شیخ نے خفیہ اطلاع ملنے پر کارروائی کرتے ہوئے زین الصوابی منشیات سمگلر عبدالصمد کو گرفتار کر کے گاڑی کی خفیہ خانوں میں چھپائی گئی 18 ہزار گرام چرس برآمد کر کے گاڑی قبضے میں لیکر ملزم کے خلاف مقدمہ درج کر کے کارروائی شروع کر دی۔

Baakhabar Quetta

بلوچستان کے متعدد خاندانوں کا مسلح تنظیموں سے وابستہ رشتہ داروں سے لاتعلقی کا اعلان

نوجوانوں کو انتہاپسندی اور تشدد سے دور رکھنا معاشرے اور خطے کے بہتر مستقبل کے لیے ضروری ہے، والدین اور اہل خانہ کے بیانات

اگر ان کے عزیز کسی ریاست مخالف یا غیر قانونی سرگرمی میں ملوث پائے گئے تو خاندان کا ان سے کوئی تعلق نہیں ہوگا، پریس کانفرنس

کوئٹہ (آن لائن) بلوچستان کے مختلف اضلاع سے تعلق رکھنے والے متعدد خاندانوں نے مبینہ طور پر مسلح تنظیموں اور غیر قانونی سرگرمیوں میں ملوث اپنے رشتہ داروں سے لاتعلقی کا اعلان کرتے ہوئے کہا ہے کہ اگر ان کے عزیز کسی ریاست مخالف یا غیر قانونی سرگرمی میں ملوث پائے گئے تو خاندان کا ان سے کوئی تعلق نہیں ہوگا۔ لسبیلہ پریس کلب میں منعقدہ ایک پریس کانفرنس کے دوران ایک خاتون عسکریت پسند کے والد نے اپنی بیٹی کے مبینہ روابط پر لاتعلقی کا اظہار کرتے ہوئے کہا کہ خاندان اس کے اقدامات کا ذمہ دار نہیں ہے۔ اسی طرح منگچر سے تعلق رکھنے والے ایک شہری نے اپنے بھائی کے حوالے سے کہا کہ اگر وہ کسی غیر قانونی سرگرمی میں ملوث پایا گیا تو خاندان کا اس سے کوئی تعلق نہیں ہوگا۔ گوادر کے ایک رہائشی نے بھی اپنے بھائی سے لاتعلقی کا اعلان کرتے ہوئے کہا کہ اگر اس کے مسلح تنظیم سے تعلقات ثابت ہوئے تو خاندان اس کی ذمہ داری قبول نہیں کرے گا۔ تربت سے تعلق رکھنے والے ایک شہری نے بتایا کہ اس کا بھائی چھ ماہ قبل روزگار کی تلاش میں گھر سے نکلا تھا، تاہم اگر وہ کسی مسلح تنظیم سے وابستہ پایا جاتا ہے تو خاندان اس کے اعمال کا ذمہ دار نہیں ہوگا۔ تربت ہی کے ایک اور والد نے اپنے بیٹے کے بارے میں کہا کہ وہ گھر چھوڑ کر چلا گیا تھا اور اب اس کے اعمال کی ذمہ داری خاندان پر عائد نہیں ہوتی۔ کوئٹہ کے ایک شہری نے بھی اپنے بیٹے سے لاتعلقی کا اظہار کرتے ہوئے کہا کہ وہ اس کے موجودہ طرز عمل یا سرگرمیوں کی حمایت نہیں کرتے۔ پریس کانفرنسوں میں شریک افراد نے بلوچستان میں امن، استحکام اور ترقی کے لیے اپنی حمایت کا اظہار کرتے ہوئے نوجوانوں سے اپیل کی کہ وہ تشدد اور غیر قانونی سرگرمیوں سے دور رہیں۔

CamScanner

کوئٹہ میں پٹرول اور ڈیزل کی قلت، بیشتر پٹرول پمپس بند ہو گئے

جن پیٹرول پمپس پر پیٹرول دستیاب ہے وہاں رش لگ گیا، رات گئے تک لمبی قطاریں

کوئٹہ (این این آئی) کوئٹہ میں پیٹرول اور ڈیزل کی قلت پیدا ہونے سے شہر کے بیشتر پیٹرول پمپس بند ہو گئے جن پیٹرول پمپس پر پیٹرول دستیاب ہے وہاں رش لگ گیا۔ صدر پیٹرولیم ایسوسی ایشن بلوچستان قیام الدین آغا نے بتایا کہ کوئٹہ کی ضلعی انتظامیہ نے منی پیٹرول پمپس کے خلاف کارروائی کر کے انہیں بند کروایا، منی پیٹرول پمپس بند ہونے سے شہریوں نے پیٹرول پمپس کا رخ کیا جس سے کوئٹہ میں پیٹرول اور ڈیزل کی قلت پیدا ہوئی ہے۔ قیام الدین آغا نے بتایا کہ [illegible] آئل ٹینکرز کو [illegible] میں تاخیر ہوئی، جلد صورتحال معمول پر آجائے گی۔ دوسری جانب کوئٹہ شہر کے بیشتر پیٹرول پمپس پر رات گئے تک لمبی قطاریں لگی رہیں جس سے شہریوں کے لیے پیٹرول اور ڈیزل کا حصول مشکل ہو گیا۔ شہریوں نے انتظامیہ سے مطالبہ کیا ہے کہ پیٹرول اور ڈیزل کی فراہمی کو معمول پر لانے کے لیے اقدامات کیے جائیں۔

MASHRIQ QUETTA

کوئٹہ سے اسلام آباد فضائی سفر شہریوں کے پہنچ سے باہر

پی آئی اے کا یک طرفہ کرایہ ایک لاکھ 20 ہزار روپے تک پہنچ گیا

نجی ایئرلائنز بھی اس روٹ پر بہتی گنگا میں ہاتھ دھو رہی ہیں، نوٹس لینے کا مطالبہ

کوئٹہ (یو این اے) صوبائی دارالحکومت کوئٹہ اور وفاقی دارالحکومت اسلام آباد کے درمیان فضائی سفر کے کرایوں میں ہونے والے ہوشربا اور غیر معمولی اضافے ....

بقیہ 20 صفحہ نمبر 7 پر

نے بلوچستان کے عوام، کاروباری حلقوں، سرکاری ملازمین، طلبہ اور علاج کی غرض سے سفر کرنے والے غریب مریضوں کو شدید ترین مشکلات سے دوچار کر دیا ہے۔

کوہلو عدم توجہی کے باعث شہر گندگی کے ڈھیر میں تبدیل

نکاسی آب کا نظام درہم برہم تعفن اور بدبو نے پورے شہر کو اپنی لپیٹ میں لے لیا ہے

نالیاں بند ہونے کی وجہ سے گندا پانی سڑکوں پر بہہ رہا ہے، شہریوں کا گزرنا محال ہو گیا

کوہلو (آن لائن) ضلع کوہلو میں میونسپل کمیٹی کی عدم توجہی کے باعث کوہلو شہر گندگی کے ڈھیر میں تبدیل ہو چکا ہے۔ نکاسی آب کا نظام مکمل طور پر درہم برہم ہونے سے گندے پانی کے جوہڑ بن گئے ہیں، جس کے نتیجے میں تعفن اور بدبو نے پورے شہر کو اپنی لپیٹ میں لے لیا ہے۔ شہریوں کا کہنا ہے کہ میونسپل کمیٹی کی جانب سے صفائی کے ناقص انتظامات کے باعث گلی اور بازاروں میں جگہ جگہ کوڑے کے انبار لگے ہوئے ہیں۔ نالیاں بند ہونے کی وجہ سے گندا پانی سڑکوں پر بہہ رہا ہے، جس سے شہریوں کا گزرنا محال ہو گیا ہے۔ اس صورتحال پر طبی ماہرین نے شدید تشویش کا اظہار کرتے ہوئے خبردار کیا ہے کہ گندگی اور گندے پانی کے کھڑے ہونے سے شہر میں مختلف وبائی امراض پھیلنے کا قوی خدشہ پیدا ہو گیا ہے۔ انہوں نے ضلعی انتظامیہ سے فوری اقدامات کا مطالبہ کیا ہے۔ علاقہ مکینوں اور سماجی حلقوں نے وزیر اعلیٰ بلوچستان، کمشنر کوہ سلیمان ڈویژن مجیب الرحمن قمبرانی اور ڈپٹی کمشنر کوہلو حکیم جان دومڑ سے اپیل کی ہے کہ وہ اس صورتحال کا فوری نوٹس لیں اور شہر میں ہنگامی بنیادوں پر صفائی مہم شروع کروا کر نکاسی آب کے نظام کو درست کریں تاکہ شہریوں کو بیماریوں اور اذیت سے نجات مل سکے۔

ساجد ہسپتال کے سامنے نکاسی اب کا مسلہ حل کیا جائے

مریض اور شہری گندگی اور ابلتے گٹرز سے تنگ آ گئے ہیں، حکام نوٹس لیں

کوئٹہ (اے این این) کوئٹہ کے معروف علاقے کی مشہور ساجد ہسپتال اور اکرم ہسپتال زرغون روڈ کوئٹہ گٹر اور نالے کے گندہ پانی سے شہری اور مریض پریشان ہو گئے ہیں، گندگی نے آس پاس کے علاقوں میں ڈیرہ ڈال دیا ہے، مریضوں کو پریشانی کا سامنا کرنا پڑ رہا ہے، ہسپتال حکام کا کہنا ہے صفا والوں سے بھی رابطہ کیا گیا ہے، تاہم کوئی شنوائی نہیں ہوئی ہے۔ نالی کا گندا پانی اور گٹر کا پانی سڑک پر پڑا ہے، آنے جانے سے نمازی شہریوں کے کپڑے بھی گندے ہو جاتے ہیں۔ کوئی پرسان حال نہیں شہریوں نے حکام بالا سے اپیل کی ہے کہ خدارا ساجد ہسپتال اور اکرم ہسپتال کے سامنے مین شاہراہ زرغون روڈ پر گندے پانی اور ابلتے ہوئے گٹرز کو بند کر کے مذکورہ علاقے میں صفائی کا انتظام جلد از جلد درست کیا جائے

CLIPPING SERVICE

DIRECTORATE GENERAL OF PUBLIC RELATIONS BALOCHSITAN

نظامت اعلیٰ تعلقات عامہ
حکومت بلوچستان

Daily: MEEZAN QUETTA

Bullet No. 5

Dated: 02 JUN 2026

Page No. 10

کوئٹہ، شدید گرمی، لوڈشیڈنگ سے شہریوں کی زندگی اجیرن

درجہ حرارت میں اضافے کے باعث عوام شدید پریشانی کا شکار ہیں جبکہ بجلی کی بدترین صورتحال نے روزمرہ زندگی مفلوج کر کے رکھ دی ہے

بار بار بجلی ٹرپ ہونے اور وولٹیج میں اچانک اتار چڑھاؤ کے نتیجے میں متعدد گھریلو صارفین کی قیمتی مشینری، پنکھے، فریج، ایئر کولر، واٹر پمپ اور دیگر برقی آلات جل گئے ہیں

کوئٹہ (اے این این) صوبائی دارالحکومت کوئٹہ میں گرمی کی شدت میں مسلسل اضافے کے ساتھ بجلی کی غیر اعلانیہ لوڈشیڈنگ، کم وولٹیج اور بار بار ٹرپنگ نے شہریوں کو شدید مشکلات سے دوچار کر دیا ہے۔ درجہ حرارت میں اضافے کے باعث عوام شدید پریشانی کا شکار ہیں جبکہ بجلی کی بدترین صورتحال نے روزمرہ زندگی مفلوج کر کے رکھ دی ہے۔ شہریوں کے مطابق کئی علاقوں میں گھنٹوں بجلی کی غیر اعلانیہ بندش معمول بن چکی ہے جبکہ بجلی بحال ہونے کے بعد بھی وولٹیج انتہائی کم ہونے کے باعث برقی آلات درست طریقے سے کام نہیں کر رہے۔ بار بار بجلی ٹرپ ہونے اور وولٹیج میں اچانک اتار چڑھاؤ کے نتیجے میں متعدد گھریلو صارفین کی قیمتی مشینری، پنکھے، فریج، ایئر کولر، واٹر پمپ (بقیہ 43 صفحہ 7 پر)

اور دیگر برقی آلات جل گئے ہیں جس سے شہریوں کو لاکھوں روپے کا نقصان اٹھانا پڑا ہے۔ شہری حلقوں کا کہنا ہے کہ شدید گرمی میں بجلی کی طویل بندش کے باعث خواتین، بچے، بزرگ اور بیمار افراد سب سے زیادہ متاثر ہو رہے ہیں۔ گھروں میں پانی کی قلت پیدا ہو رہی ہے جبکہ گرمی کی شدت کے باعث بچوں اور بزرگوں کی صحت کو بھی خطرات لاحق ہو گئے ہیں۔ رات کے اوقات میں بجلی کی بندش نے عوام کی نیند اور سکون بھی چھین لیا ہے۔ متاثرہ شہریوں نے متعلقہ حکام اور کیسکو انتظامیہ سے مطالبہ کیا ہے کہ کوئٹہ شہر میں بجلی کی غیر اعلانیہ لوڈشیڈنگ کا فوری خاتمہ کیا جائے، کم وولٹیج اور بار بار ٹرپنگ کے مسئلے کو مستقل بنیادوں پر حل کیا جائے اور جلنے والے برقی آلات کے نقصانات کا ازالہ کرنے کے لیے بھی اقدامات اٹھائے جائیں۔ شہریوں کا کہنا ہے کہ شدید گرمی کے موسم میں بجلی کی فراہمی کو یقینی بنانا حکومت اور متعلقہ اداروں کی بنیادی ذمہ داری ہے۔ عوام نے وزیر اعلیٰ بلوچستان اور وفاقی وزارت توانائی سے مطالبہ کیا ہے کہ کوئٹہ میں بجلی کے بحران کا فوری نوٹس لے کر شہریوں کو درپیش مشکلات کا ازالہ کیا جائے تاکہ عوام سکھ کا سانس لے سکیں۔

INTEKHAB QUETTA

حب میں کیمیکل ملے پیٹرول کی فروخت، موٹر سائیکلیں خراب ہونے لگیں

شہریوں کی شکایت

مختلف پیٹرول پمپس سے ایندھن ڈلوانے کے بعد انجن اور کاربیٹرز میں خرابی، موٹر سائیکلیں اچانک بند ہونے لگیں، ورکشاپس پر گاہکوں کا رش

مرمت پر ہزاروں روپے خرچ، آمد و رفت میں دشواری، ملاوٹ شدہ پیٹرول فروخت کرنیوالوں کیخلاف کارروائی کی جائے، شہریوں کا مطالبہ

حب (نمائندہ انتخاب) حب شہر اور مضافات میں مبینہ طور پر کیمیکل ملے پیٹرول کی فروخت، موٹر سائیکلیں خراب ہونے لگیں، شہریوں کی متعلقہ حکام سے نوٹس لینے کی اپیل۔ اس حوالے سے بتایا جاتا ہے کہ حب شہر اور اس کے مضافات میں مبینہ طور پر کیمیکل ملا پیٹرول فروخت ہونے لگا جس کے باعث شہریوں کی موٹر سائیکلیں خراب ہونے کے واقعات میں اضافہ دیکھنے میں آرہا ہے۔ اس حوالے سے متاثرہ شہریوں کا کہنا ہے کہ مختلف پیٹرول بقیہ نمبر 74 صفحہ 5 پر

پمپس سے ایندھن ڈلوانے کے بعد ان کی موٹر سائیکلوں کے انجن اور کاربیٹرز میں خرابی پیدا ہو گئی، جبکہ متعدد موٹر سائیکلیں بھی اچانک بند ہونے لگیں۔ شہریوں کے مطابق گزشتہ چند ہفتوں کے دوران موٹر سائیکلوں کی ورکشاپس پر انجن، فیول پمپ اور کاربیٹرز کی خرابیوں کے کیسز میں نمایاں اضافہ ہوا ہے۔ متاثرہ شہریوں نے الزام عائد کیا ہے کہ بعض منافع خور زیادہ منافع کمانے کی خاطر پیٹرول میں مختلف کیمیکلز شامل کر کے فروخت کر رہے ہیں جس سے نہ صرف موٹر سائیکلوں کو نقصان پہنچ رہا ہے بلکہ شہریوں کو مالی خسارے کا بھی سامنا کرنا پڑ رہا ہے۔ متاثرہ شہریوں کا کہنا ہے کہ موٹر سائیکلوں کی مرمت پر ہزاروں روپے خرچ کرنے پڑ رہے ہیں جبکہ روزمرہ آمد و رفت بھی شدید متاثر ہو رہی ہے۔ دوسری جانب حب کے شہریوں نے متعلقہ حکام سے مطالبہ کیا ہے کہ حب شہر اور گرد و نواح کے تمام پیٹرول پمپس سے فوری طور پر پیٹرول کے نمونے حاصل کر کے لیبارٹری ٹیسٹ کرائے جائیں اور اگر کسی پمپ پر غیر معیاری یا ملاوٹ شدہ پیٹرول کی فروخت ثابت ہو تو ذمہ داروں کے خلاف قانونی کارروائی عمل میں لائی جائے۔

CLIPPING SERVICE

DIRECTORATE
GENERAL OF PUBLIC
RELATIONS BALOCHSITAN

نظامت اعلیٰ تعلقات عامہ
حکومت بلوچستان

Daily: MASHRIQ QUETTA

Bullet No. 6

Dated: 02 JUN 2026

Page No. 11

گورنر بلوچستان کا عزم۔سرکاری ملازمتوں سے آگے سوچنے کی ضرورت!!

ایک خبر کے مطابق گورنر بلوچستان شیخ جعفر خان مندوخیل سے گزشتہ روز مسلم لیگ (ن) کے پارلیمانی وفد نے بات چیت کی ہے۔ وفد میں صوبائی وزراء، اراکین اسمبلی و دیگر رہنماء موجود تھے۔ وفد سے بات چیت کرتے ہوئے گورنر صاحب نے اگلے مالی سال کے بجٹ کا بھی ذکر کیا ہے اور اس عزم کا اظہار کیا ہے کہ آئندہ بجٹ میں نوجوانوں کو ملازمتوں کی فراہمی پر زیادہ توجہ مرکوز کی جائے گی۔ یقیناً گورنر صاحب کی جانب سے آئندہ مالی سال کے بجٹ میں نوجوانوں کی حوصلہ افزائی، ان کے لئے روزگار کے مواقع پیدا کرنے اور جدید کیریئر کی راہیں ہموار کرنے کے عزم کا اظہار ایک خوش آئند پیش رفت ہے اور یہ امر باعث اطمینان ہے کہ صوبے کی قیادت نوجوانوں کو محض مستقبل کے معمار ہی نہیں بلکہ حال کی تعمیر و ترقی میں بھی ایک مؤثر شراکت دار کے طور پر دیکھ رہی ہے۔ صوبے میں بڑھتی ہوئی بے روزگاری، غربت اور معاشی مشکلات کے تناظر میں نوجوانوں کی فلاح و بہبود پر توجہ دینا وقت کی اہم ترین ضرورت بھی ہے بلوچستان کی آبادی کا بڑا حصہ نوجوانوں پر مشتمل ہے۔ اگر اس نوجوان قوت کو مناسب تعلیم، فنی تربیت اور روزگار کے مواقع میسر آ جائیں تو یہی طبقہ صوبے کی ترقی کا سب سے بڑا محرک بن سکتا ہے۔ اسی لئے گورنر بلوچستان کی جانب سے فوری روزگار فراہم کرنے والے پروگراموں پر زور دینا اور مختلف شعبوں میں تربیتی و پیشہ ورانہ مواقع پیدا کرنے کی بات کرنا قابل تحسین ہے تاہم اس اہم موضوع کا ایک دوسرا پہلو بھی ہے جس پر سنجیدگی سے غور کرنے کی ضرورت ہے۔ سوال یہ ہے کہ کیا بلوچستان کے نوجوانوں کے مسائل کا حل صرف نئی سرکاری ملازمتوں کی تخلیق میں پوشیدہ ہے؟ کیا ہر سال ہزاروں نئی اسامیاں پیدا کر کے بے روزگاری کے مسئلے پر قابو پایا جا سکتا ہے؟ اور کیا صوبے کے مالی وسائل اس بات کی اجازت دیتے ہیں کہ سرکاری مشینری کو مسلسل مزید وسعت دی جاتی رہے؟ بدقسمتی سے بلوچستان کی سیاسی اور انتظامی تاریخ کا مطالعہ کیا جائے تو ایک تلخ حقیقت سامنے آتی ہے کہ یہاں سرکاری ملازمتوں کو اکثر ایک قومی اثاثے اور عوامی امانت کے بجائے سیاسی مراعات کے طور پر استعمال کیا جاتا رہا ہے۔ ہر دور میں یہ شکایات سامنے آتی رہی ہیں کہ اقتدار میں آنے والی جماعتیں یا گروہ سرکاری اسامیوں کو سیاسی حمایت حاصل کرنے، کارکنوں کو نوازنے یا انتخابی وعدے پورے کرنے کے لئے استعمال کرتے ہیں۔ نتیجتاً میرٹ کا نظام کمزور پڑ جاتا ہے اور وہ نوجوان جو واقعی صلاحیت رکھتے ہیں، اکثر مواقع سے محروم رہ جاتے ہیں۔ یہ صورتِ حال نہ صرف ناانصافی کو جنم دیتی ہے بلکہ سرکاری اداروں کی کارکردگی پر بھی منفی اثرات مرتب کرتی ہے۔ جب تقرریاں میرٹ کے بجائے سفارش، تعلقات یا سیاسی وابستگی کی بنیاد پر ہوں تو اداروں میں پیشہ ورانہ صلاحیت اور جوابدہی کا معیار متاثر ہونا لازمی ہے۔ اس لئے اگر حکومت نوجوانوں کے لئے نئے مواقع پیدا کرنا چاہتی ہے تو سب سے پہلے بھرتیوں کے نظام پر عوام کا اعتماد بحال کرنا ہوگا۔ نوجوانوں کو یقین ہونا چاہئے کہ ان کی محنت، قابلیت اور اہلیت ہی ان کی کامیابی کا معیار ہوگی۔ دوسرا اہم سوال صوبے کی مالی گنجائش سے متعلق ہے۔ وزیراعلیٰ میر سرفراز بگٹی متعدد مواقع پر یہ نشاندہی کر چکے ہیں کہ بلوچستان کا غیر ترقیاتی بجٹ پہلے ہی بہت زیادہ ہے۔ سرکاری ملازمین کی تنخواہوں، پنشن اور انتظامی اخراجات پر بجٹ کا ایک بڑا حصہ صرف ہو جاتا ہے۔ ایسے حالات میں اگر بے تحاشا نئی سرکاری ملازمتیں پیدا کی جاتی ہیں تو اس سے خزانے پر مزید بوجھ پڑے گا اور ترقیاتی منصوبوں کے لئے دستیاب وسائل محدود ہو جائیں گے۔ یہ بھی حقیقت ہے کہ دنیا بھر میں روزگار کی نوعیت تیزی سے تبدیل ہو رہی ہے۔ ٹیکنالوجی کی ترقی، انتظامی اصلاحات اور جدید طرز حکمرانی کے باعث سرکاری شعبے میں ملازمتوں کا حجم مسلسل کم ہو رہا ہے۔ بہت سے روایتی کیڈر اور شعبے یا تو محدود ہو رہے ہیں یا ان کی جگہ نئے نظام لے رہے ہیں۔ ایسے میں یہ تصور کہ ہر نوجوان کے لئے سرکاری ملازمت پیدا کی جا سکتی ہے، عملی حقیقت سے زیادہ ایک خواہش معلوم ہوتا ہے۔ لہٰذا ضرورت اس امر کی ہے کہ نوجوانوں کے روزگار کے مسئلے کو وسیع تر معاشی تناظر میں دیکھا جائے۔ پائیدار روزگار سرکاری دفاتر میں میزیں بڑھانے سے نہیں بلکہ معیشت کو وسعت دینے سے پیدا ہوتا ہے۔ جب صنعتیں لگتی ہیں، کھیت آباد ہوتے ہیں، معدنی وسائل استعمال میں آتے ہیں، بندرگاہیں متحرک ہوتی ہیں اور نجی شعبہ ترقی کرتا ہے تو ہزاروں نہیں بلکہ لاکھوں روزگار کے مواقع پیدا ہوتے ہیں بلوچستان قدرتی وسائل کے اعتبار سے ایک مالا مال صوبہ ہے۔ وسیع زرعی زمینیں، دنیا کے اہم معدنی ذخائر، طویل ساحلی پٹی، گلہ بانی کے بے شمار امکانات اور جغرافیائی اہمیت ایسے اثاثے ہیں جو اگر درست منصوبہ بندی کے ساتھ بروئے کار لائے جائیں تو صوبے کی معاشی تقدیر بدل سکتے ہیں ہم سمجھتے ہیں کہ وفاقی اور صوبائی بجٹ میں سب سے زیادہ توجہ پیداواری شعبوں پر مرکوز ہونی چاہئے۔ زراعت بلوچستان کی معیشت کی ریڑھ کی ہڈی ہے۔ جدید آبپاشی نظام، زرعی تحقیق، بہتر بیج، کولڈ اسٹوریج اور زرعی مصنوعات کی ویلیو ایڈیشن نہ صرف پیداوار بڑھا سکتی ہے بلکہ دیہی علاقوں میں روزگار کے ہزاروں نئے مواقع بھی پیدا کر سکتی ہے۔ اسی طرح گلہ بانی بلوچستان کی روایتی معیشت کا ایک بنیادی ستون ہے۔ ماہی گیری کا شعبہ بھی غیر معمولی اہمیت کا حامل ہے۔ اسی طرح معدنیات کا شعبہ بلوچستان کی ترقی کا سب سے طاقتور ذریعہ بن سکتا ہے۔ یہاں یہ وضاحت بھی ضروری ہے کہ سولرائزیشن یا توانائی کے منصوبوں کی اہمیت سے انکار نہیں کیا جا سکتا۔ توانائی کی دستیابی معاشی ترقی کے لئے ضروری ہے۔ تاہم محدود وسائل کے تناظر میں ترجیحات کا تعین بھی اہم ہوتا ہے۔ اگر حکومت کے پاس ترقیاتی سرمایہ کاری کے لئے محدود وسائل موجود ہیں تو ان کا بڑا حصہ ایسے شعبوں میں لگایا جانا چاہئے جو براہ راست پیداوار، سرمایہ کاری اور روزگار میں اضافہ کریں گورنر بلوچستان کے نوجوان دوست وژن کو حقیقت کا روپ دینے کے لئے ضروری ہے کہ روزگار کے تصور کو سرکاری ملازمتوں کے دائرے سے نکال کر کاروبار، صنعت، زراعت، معدنیات، ماہی گیری اور ہنرمندی کی دنیا تک وسعت دی جائے۔ نوجوانوں کو نوکری کا متلاشی بنانے کی بجائے معیشت کے فعال شراکت دار بنانے کی ضرورت ہے اور یہی نوجوانوں کی حقیقی حوصلہ افزائی ہے باقی جہاں تک گورنر صاحب کے بیان اور عزم کا تعلق ہے تو یقیناً گورنر صاحب کا نوجوانوں کے لئے فکرمند ہونا اور ان کے مستقبل کے حوالے سے پرعزم رہنا مستحسن عمل ہے لیکن وژن اور مشن کو سیاست سے بالاتر ہو کر وسیع کرنے کی ضرورت ہے یہی راستہ صوبے کی حقیقی ترقی اور نوجوان نسل کے روشن مستقبل کی ضمانت بن سکتا ہے۔

CS CamScanner

CLIPPING SERVICE

DIRECTORATE GENERAL OF PUBLIC RELATIONS BALOCHSITAN

نظامت اعلیٰ تعلقات عامہ
حکومت بلوچستان

MEEZAN QUETTA

Daily

6

02 JUN 2026

Page No. 2

منی پیٹرول پمپ مافیا کیخلاف کریک ڈاؤن!

صوبائی دارالحکومت کوئٹہ میں منی پیٹرول پمپ مافیا نے اپنی من مانیاں شروع کررکھی ہیں وہ عوام کو مہنگے داموں پیٹرول فروخت کرکے دونوں ہاتھوں سے لوٹ رہے ہیں چونکہ ان کا کوئی میکنزم نہیں ہے اس لیے وہ پورے عروج سے من مانیاں کررہے ہیں۔ وہ ایرانی پیٹرول کی قیمتوں کا اجراء اپنی مرضی سے کرتے ہیں۔ انہوں نے پیٹرول کی قیمت میں من مانا اضافہ کرتے ہوئے 400 روپے فی لیٹر میں فروخت کرنا شروع کررکھا ہے جوکہ صوبے کی تاریخ میں بلند ترین ریٹ ہے۔ اس عمل پر عوامی حلقوں میں شدید تشویش پائی جارہی ہے کیونکہ ان کو ایرانی پیٹرول میں بڑا ریلیف مل رہا تھا جو ان سے چھین لیا گیا ہے جوکہ عوام کے لیے بہت بڑی زیادتی کے مترادف اقدام ہے۔

وزیراعلیٰ بلوچستان میر سرفراز بگٹی کے احکامات اور عوامی شکایات پر ڈپٹی کمشنر کوئٹہ مہراللہ بادینی کی ہدایت پر منی پیٹرول پمپ مافیا کے خلاف بڑا کریک ڈاؤن کیا گیا اس موقع پر 68 منی پیٹرول پمپ سیل کرکے 152 افراد کو گرفتار کرکے جیل منتقل کردیا گیا۔ کریک ڈاؤن ضلع بھر میں بڑے پیمانے پر کیا گیا۔ یہ کاروائیاں سب ڈویژن سٹی، صدر، سریاب اور کچلاک میں کی گئیں۔ ضلعی انتظامیہ کے مطابق عوامی شکایات پر مہنگے داموں پیٹرول فروخت کرنے والوں اور غیر قانونی کاروبار میں ملوث عناصر کیخلاف بلاامتیاز کاروائیاں جاری رہیں گی۔ ڈپٹی کمشنر کوئٹہ مہراللہ بادینی نے واضح کیا کہ ناجائز منافع خوروں اور ذخیرہ اندوزوں کیساتھ آہنی ہاتھوں سے نمٹا جائے گا اس سلسلے میں شہریوں کے مفادات کے تحفظ پر کسی قسم کا سمجھوتہ نہیں کیا جائے گا۔

ہم سمجھتے ہیں کہ وزیراعلیٰ بلوچستان کے احکامات اور ڈپٹی کمشنر کوئٹہ کی ہدایت پر منی پیٹرول پمپ مافیا کے خلاف بڑے کریک ڈاؤن کا آغاز قابل تعریف اقدام ہے۔ ضلعی انتظامیہ نے یہ عوامی مفاد میں بہتر کام کیا ہے کیونکہ منی پیٹرول پمپ مافیا نے تو اس سلسلے میں انتہا کردی۔ انہوں نے پیٹرول کے من مانے نرخ مقرر کرکے عوام کو دونوں ہاتھوں سے لوٹنا شروع کردیا ہے چونکہ ان پر چیک اینڈ بیلنس کا کوئی نظام رائج نہیں ہے اس لیے من مانیاں کررہے ہیں۔ ضلعی انتظامیہ کی جانب سے اس ضمن میں کچھ منی پیٹرول پمپس کو سیل کرنا اور مالکان کو جیل بھیجنے سے یہ مسئلہ حل نہیں ہوگا یہ لوگ دوبارہ سرگرم ہوکر کیا گیا جرمانہ ڈبل کی صورت میں عوام سے وصول کرلیتے ہیں۔ ڈپٹی کمشنر کوئٹہ مہراللہ بادینی نے ناجائز منافع خوروں کو آہنی ہاتھوں سے نمٹنے اور اس سلسلے میں شہریوں کے مفادات پر کسی قسم کا سمجھوتہ نہ کرنے کے حوالے سے جو مذکورہ بیان دیا ہے اس پر عملی طور پر اقدامات کرنے چاہئیں۔

اس لیے یہاں ضرورت اس امر کی ہے کہ ضلعی انتظامیہ کو منی پیٹرول پمپس مافیا کیخلاف اپنی کاروائیوں میں تیزی لاتے ہوئے ان کے خلاف سخت کاروائی کرنی چاہئے۔ تاکہ وہ آئندہ کے لیے عوام کا خیال رکھیں اور اپنی مرضی سے پیٹرول کے نرخ مقرر کرکے عوام کی مجبوریوں سے فائدہ نہ اٹھاسکیں کیونکہ ایسا کرنا عوام کے ساتھ بڑی زیادتی کے مترادف اقدام ہے۔

CLIPPING SERVICE

DIRECTORATE GENERAL OF PUBLIC RELATIONS BALOCH[ISTAN]

نظامت اعلیٰ تعلقات عامہ
حکومت بلوچستا[ن]

Balochistan News Quetta
02 JUN 2026
Page No. 13

نوجوانوں کے مسائل کو بجٹ میں خصوصی توجہ، گورنر بلوچستان کا عزم

گورنر بلوچستان شیخ جعفر خان مندوخیل نے گزشتہ روز یہاں کوئٹہ میں مسلم لیگ (ن) کے پارلیمانی لیڈر سے دوران ملاقات گفتگو کرتے ہوئے اس عزم کا اظہار کیا ہے کہ آئندہ مالی سال کے بجٹ میں نوجوانوں کی حوصلہ افزائی خصوصی ملحوظ ہوگا۔ انہوں نے کہا کہ ہم نے آئندہ سالانہ بجٹ میں بلوچستان کے نوجوانوں کی حوصلہ افزائی کے لئے خصوصی طور پر ایک تبدیلی کے ایجنڈے پر توجہ مرکوز رکھی ہیں۔ ہم نوجوانوں کو مستقبل کے معمار اور حال کی تعمیر و ترقی میں شراکت داروں کے طور پر نوجوانوں کے اہم کردار کو تسلیم کرتے ہیں۔ ہمیں صوبے میں موجود شدید غربت اور بیروزگاری کو مدنظر رکھتے ہوئے ہم نے اس واحد مالا دستوں کے نئے مواقع فراہم کرتا ہیں خاص طور پر صوبے میں نوجوانوں میں بڑھتی ہوئی بیروزگاری سے نمٹنے کے لئے نیا پروگرام ایجاد کیا گیا ہے تاکہ ہزاروں نوجوانوں کو باعزت روزگار اور جدید کیریئرز کے راستوں تک رسائی حاصل ہو۔ یقیناً گورنر صاحب کا عزم انتہائی قابل ستائش ہے اور یہ عزم اس حقیقت کا مظہر ہے کہ صوبے کی قیادت نوجوان نسل کو بلوچستان کی ترقی کا محور سمجھتی ہے۔ بلوچستان قدرتی وسائل سے مالا مال صوبہ ہے۔ اس حقیقت سے انکار ممکن نہیں کہ صوبہ کئی دہائیوں سے مختلف سماجی و معاشی چیلنجز کا سامنا کرتا رہا ہے۔ غربت، بے روزگاری، تعلیمی سہولیات کی کمی اور ہنرمند افرادی قوت کی محدود دستیابی جیسے مسائل نے ترقی کی رفتار کو متاثر کیا۔ تاہم حالیہ عرصے میں حکومت کی جانب سے ان دیرینہ مسائل کے حل کے لئے جو سنجیدہ کوششیں کی جا رہی ہیں وہ ایک خوش آئند پیش رفت ہے۔ خصوصاً نوجوانوں کی فلاح و بہبود، ان کے لئے روزگار کے مواقع پیدا کرنے اور انہیں جدید دور کے تقاضوں سے ہم آہنگ بنانے کی حکمت عملی امید کی ایک نئی کرن بن کر سامنے آئی ہے۔ گورنر بلوچستان جعفر خان مندوخیل کی جانب سے آئندہ مالی سال کے بجٹ میں نوجوانوں کی حوصلہ افزائی اور ان کے لئے خصوصی اقدامات کے اعلان کو اسی تناظر میں دیکھا جانا چاہئے۔ ان کا یہ موقف نہایت اہمیت کا حامل ہے کہ نوجوان صرف مستقبل کے معمار ہی نہیں بلکہ حال کی تعمیر و ترقی میں بھی کلیدی کردار ادا کرتے ہیں۔ دنیا بھر میں ترقی یافتہ اقوام کی کامیابی کا راز یہی ہے کہ انہوں نے اپنی نوجوان نسل کو تعلیم، ہنر، روزگار اور قیادت کے مواقع فراہم کئے۔ بلوچستان جیسے نوجوان آبادی والے صوبے میں یہ سوچ مزید اہمیت اختیار کر جاتی ہے کیونکہ یہاں کی آبادی کا بڑا حصہ نوجوانوں پر مشتمل ہے۔ یہ امر قابل ستائش ہے کہ حکومت نوجوانوں کی صلاحیتوں کو بروئے کار لانے کے لئے محض اعلانات تک محدود نہیں بلکہ عملی اقدامات پر بھی توجہ دے رہی ہے۔ گورنر بلوچستان نے جس طرح صوبے میں بڑھتی ہوئی بے روزگاری کے مسئلے کا ذکر کیا اور اس کے حل کے لئے نئے پروگراموں کی ضرورت پر زور دیا، وہ زمینی حقائق سے ہم آہنگ سوچ کی عکاسی کرتا ہے۔

ہے۔ روزگار صرف معاشی مسئلہ نہیں بلکہ یہ سماجی بے چینی، مایوسی اور عدم استحکام کو بھی جنم دیتی ہے۔ اس لئے نوجوانوں کو باعزت روزگار فراہم کرنا دراصل صوبے کے روشن مستقبل کی بنیاد رکھنے کے مترادف ہے۔ موجودہ صوبائی حکومت، جس کی قیادت وزیراعلیٰ میر سرفراز بگٹی کر رہے ہیں، اس حقیقت سے بخوبی آگاہ دکھائی دیتی ہے کہ بلوچستان کی پائیدار ترقی کا راستہ نوجوانوں کی ترقی سے ہو کر گزرتا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ حکومت مختلف شعبوں میں اصلاحات اور ترقیاتی منصوبوں کے ذریعے نوجوانوں کے لئے نئے امکانات پیدا کرنے کی کوشش کر رہی ہے۔ صوبے میں امن و امان کی بہتری، ترقیاتی سرگرمیوں میں تیزی، سرمایہ کاری کے لئے سازگار ماحول کی تشکیل اور بنیادی ڈھانچے کی مضبوطی جیسے اقدامات درحقیقت روزگار کے نئے مواقع پیدا کرنے کی بنیاد فراہم کرتے ہیں۔ خصوصی طور پر فنی اور پیشہ ورانہ تعلیم کے فروغ پر توجہ ایک دانشمندانہ حکمت عملی ہے۔ جدید دنیا میں صرف روایتی تعلیم کافی نہیں رہی بلکہ مارکیٹ کی ضروریات کے مطابق مہارتوں کا حصول بھی ناگزیر ہے۔ آج دنیا تیزی سے بدل رہی ہے۔ مصنوعی ذہانت، ڈیجیٹل معیشت، جدید ٹیکنالوجی، صحت، انجینئرنگ اور خدمات کے شعبے مسلسل وسعت اختیار کر رہے ہیں۔ ایسے میں بلوچستان کے نوجوانوں کو بھی ان شعبوں سے جوڑنا وقت کی اہم ضرورت ہے۔ اگر نوجوانوں کو معیاری تربیت، جدید مہارتیں اور مناسب مواقع فراہم کئے جائیں تو وہ نہ صرف اپنے خاندانوں کی معاشی حالت بہتر بنا سکتے ہیں بلکہ صوبے اور ملک کی ترقی میں بھی نمایاں کردار ادا کر سکتے ہیں۔ خوش آئند بات یہ ہے کہ حکومتی سطح پر اس سمت میں سوچ اور منصوبہ بندی موجود ہے۔ بلوچستان کی ترقی کا خواب نوجوانوں کی شمولیت کے بغیر مکمل نہیں ہو سکتا۔ نوجوانوں کو فیصلہ سازی، ترقیاتی منصوبوں اور سماجی سرگرمیوں میں شریک کرنا ضروری ہے تاکہ ان میں احساس ذمہ داری اور اعتماد پیدا ہو۔ جب نوجوان محسوس کریں گے کہ حکومت ان کے مستقبل کے لئے سنجیدہ ہے تو ان کے اندر مثبت سوچ، محنت اور قومی خدمت کا جذبہ مزید مضبوط ہوگا۔ یہ بات خوش آئند ہے کہ حکومت صوبے کے انسانی وسائل کو اپنی اصل طاقت سمجھتے ہوئے ان کی صلاحیتوں میں سرمایہ کاری کرنا چاہتی ہے۔ یہی وہ سوچ ہے جو ترقی یافتہ معاشروں کو دوسروں سے ممتاز بناتی ہے۔ ضرورت اس امر کی ہے کہ نوجوانوں کے لئے متعارف کرائے جانے والے پروگراموں کو مستقل بنیادوں پر جاری رکھا جائے، ان کے نتائج کا جائزہ لیا جائے اور بدلتے ہوئے حالات کے مطابق ان میں بہتری لائی جائے۔ تعلیمی اداروں، صنعتوں، کاروباری شعبے اور حکومتی اداروں کے درمیان مضبوط رابطے قائم کرکے روزگار کے مواقع کو مزید بڑھایا جا سکتا ہے۔ اسی طرح دور دراز علاقوں کے نوجوانوں کو بھی برابر مواقع فراہم کرنا ناگزیر ہے تاکہ ترقی کے ثمرات پورے صوبے تک پہنچ سکیں۔

CamScanner

CLIPPING SERVICE

DIRECTORATE GENERAL OF PUBLIC RELATIONS BALOCHSITAN

نظامت اعلیٰ تعلقات عامہ حکومت بلوچستان

Daily: AZADI QUETTA

Bullet No. 6

Dated: 02 JUN 2025 Page No. 15

بلوچستان کے آئندہ مالی سال کا بجٹ کا حجم 1200 ارب روپے تک ہونے کا امکان، وفاق اور صوبائی حکومت صوبے کی ترقی وخوشحالی کیلئے کوشاں

بلوچستان کے آئندہ مالی سال کا بجٹ جون کے تیسرے ہفتے میں پیش کیا جائے گا ، بجٹ کا مجموعی حجم 1200 ارب روپے تک ہونے کا امکان ہے، تعلیم کیلئے سب سے زیادہ رقم رکھی جائے گی، سرکاری ملازمین کی تنخواہوں میں اضافہ وفاق کی طرز پر کیا جائے گا، رواں مالی سال کی طرح آئندہ مالی سال کا بجٹ بھی سرپلس اور ٹیکس فری ہوگا۔ محکمہ خزانہ کے ذرائع کے مطابق بلوچستان کا 2026-27 کا بجٹ 19 یا 20 جون کو وزیر خزانہ میر شعیب نوشیروانی صوبائی اسمبلی میں پیش کریں گے جس کیلئے تیاریاں تکمیل کے آخری مراحل میں ہیں، صوبے کا آئندہ مالی سال کا غیر ترقیاتی بجٹ 900 ارب اور صوبائی پی ایس ڈی پی کے 300 ارب تک ہونے کا امکان ہے، پنشن اور دیگر اخراجات کی مد میں 170 ارب، تعلیم کی مد میں 150، امن وامان کیلئے 130 ارب اور صحت کے شعبے کیلئے 70 ارب روپے رکھے جانے کا امکان ہے ۔ بہرحال بلوچستان کی وسیع رقبے پر پھیلی بنیادی ضروریات کو پورا کرنے اور دیرینہ پسماندگی کے خاتمے کے لیے خطیر فنڈز درکار ہیں۔ وفاقی اور صوبائی سطح پر جاری ترقیاتی منصوبوں کی بروقت تکمیل کے لیے لگ بھگ 10 ہزار ارب روپے کے وسائل کی ضرورت ہے جبکہ معدنی اور ساحلی وسائل کی ترقی اس کے علاوہ ہے۔ بلوچستان حکومت کا مجموعی سالانہ بجٹ 1000 ارب روپے سے زائد ہوتا ہے جس میں ایک بڑا حصہ غیر ترقیاتی اخراجات پر خرچ ہو جاتا ہے۔ پبلک سیکٹر ڈویلپمنٹ پروگرام کے تحت صوبائی ترقیاتی منصوبوں کے لیے 200 سے 250 ارب روپے تک مختص کیے جاتے ہیں جو وسیع علاقائی انفراسٹرکچر کی تعمیر کے لیے ناکافی ہیں۔ صوبے کے انفراسٹرکچر، سڑکوں کے جال، آبپاشی اور توانائی کے منصوبوں کے پی سی ون پر کام کی مالیت 5 ہزار ارب روپے تک پہنچ چکی ہے۔ وفاقی ترقیاتی بجٹ اور وزارت منصوبہ بندی وترقی کے ذریعے صوبے میں بنیادی ڈھانچے کے لیے خصوصی فنڈز مختص کی جارہی ہے اس کے علاوہ معدنیات اور گوادر کی بندرگاہ پر بین الاقوامی سرمایہ کاری کے ذریعے بلوچستان کی معاشی صورتحال کو بہتر بنانے کے اقدامات جاری ہیں۔ دوسری جانب وفاقی وزیر منصوبہ بندی احسن اقبال نے سالانہ پلان کوآرڈینیشن کمیٹی اجلاس سے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ پاکستان میں ترقیاتی منصوبوں کے لیے رقم میں مسلسل کمی ہو رہی ہے، سرمایہ کاری جی ڈی پی کی 2.6 فیصد سے کم ہو کر 0.6 فیصد ہوگئی ہے۔ انہوں نے کہا کہ 5 ہزار ارب کے منصوبوں کے پی سی ون پر کام ہو رہا ہے، ترقیاتی منصوبے مکمل کرنے کے لیے 10 ہزار ارب درکار ہیں جب کہ مالی سال 2018 کے بعد ترقیاتی منصوبوں کے لیے وسائل میں مسلسل کمی ہو رہی ہے، ترقیاتی بجٹ کے حوالے سے صوبے امیر ہوگئے ہیں کیونکہ صوبوں کا ترقیاتی بجٹ بڑھا ہے۔ وفاقی وزیر کا کہنا تھا کہ آئندہ مالی سال کے لیے وزارتوں نے منصوبوں کے لیے 3 ہزار ارب روپے مانگے تھے تاہم وفاقی ترقیاتی پروگرام 2018 کی ایک ہزار ارب روپے کی سطح پر کھڑا ہے، اس صورتحال میں صرف منتخب منصوبوں پر کام کیا جاسکے گا۔ احسن اقبال کا کہنا تھا کہ وزیراعظم کی ہدایت پر بلوچستان کی این 25 شاہراہ کے لیے 125 ارب روپے رکھے گئے ہیں، اس کے بعد وفاقی ترقیاتی پروگرام صرف ایک ہزار ارب روپے کا رہ جاتا ہے، 720 ارب روپے کے نئے منصوبوں کی تجویز ہے، بلوچستان کے لیے 100 ارب روپے، 150 ارب روپے آزاد کشمیر، گلگت بلتستان اور فاٹا کے ضم شدہ اضلاع کیلئے مختص ہیں۔ بہرحال وفاقی اور صوبائی حکومت کی جانب سے صحت، تعلیم، انفراسٹرکچر، امن وامان سمیت دیگر بنیادی سہولیات کی فراہمی کے حوالے سے اقدامات اٹھائے جارہے ہیں جس سے بلوچستان میں بہتری آرہی ہے، عوامی مفاد کے منصوبوں کو ترجیح دی جارہی ہے۔ بلوچستان میں معدنی وسائل سمیت دیگر معاشی منصوبوں پر کام جاری ہے جن سے صوبے کے محاصل میں اضافہ ہوگا۔ صوبائی حکومت کی جانب سے انسانی وسائل پر خطیر رقم خرچ کی جارہی ہے، زراعت معدنی شعبے کو اہمیت دی جارہی ہے۔ امید ہے کہ وفاق اور صوبائی حکومت صوبے کی ترقی و خوشحالی سمیت مسائل کے حل کیلئے مزید اقدامات اٹھائیں گے تاکہ صوبے سے پسماندگی ومحرومیوں کے خاتمے میں مدد مل سکے۔

CLIPPING SERVICE

DIRECTORATE GENERAL OF PUBLIC RELATIONS BALOCHSITAN

نظامت اعلیٰ تعلقات عامہ
حکومت بلوچستان

Balochistan Express Quetta
0 2 JUN 2026
Page No. 14

Surplus Puzzle

When we talk about budgets in Pakistan, we usually expect two things: new taxes and a headache. But the upcoming budget for Balochistan, which will be presented in the third week of June, is breaking that mold. This is likely to be a tax-free, surplus budget worth up to Rs 1.2 trillion. In simple terms, the government of Balochistan plans to spend more money than it earns without taking extra money from the people's pockets. That is rare. That is responsible governance. The most encouraging news is where the money is going. For the upcoming fiscal year 2026-27, the education sector is expected to receive the largest chunk of the pie: approximately Rs 150 billion. This is a historic move. For too long, schools in remote areas of Balochistan have lacked roofs, teachers, or even clean drinking water. Prioritizing education means the province is thinking about the next generation. You can build roads and airports, but if a child cannot read, the province cannot progress. Spending Rs 150 billion on education is an investment in peace and stability. It gives the youth a pen instead of a weapon. Another key highlight is the expected increase in salaries for government employees. The Balochistan government plans to align these pay raises with the federal government's policy. This is a fair approach. Government employees are facing the same inflation as everyone else. If the federal employees get a raise, the government employees and civil servants deserve the same.

We must look at the fine print. A "surplus" budget is good on paper. It means the province is living within its means. But we must ask: Where is this surplus coming from? Is it because the province is saving money, or is it because development projects are moving too slowly to spend the funds? The government must ensure that the Rs 150 billion for education is not just a number. That money needs to reach the schools. It needs to be spent on hiring female teachers in rural districts, repairing boundary walls, and providing free textbooks. If the money sits in a bank account, the surplus is meaningless. A tax-free budget is a blessing for the common man. The people of Balochistan have faced enough hardships without the burden of extra taxes. By keeping the budget tax-free, the provincial government is allowing the private sector to breathe and families to save.

To sum it up, this budget looks like a silent revolution. It puts education first. It promises no new taxes. It respects the employees. But the real test will come in June when the numbers are finalized, and later, when the money is actually spent. We hope the Balochistan government sticks to this plan. If they deliver on this promise, other provinces should take notes. Because a province that invests in its children's minds is a province that builds a future without crisis. The real story of this budget lies beneath the surface. When the budget is presented, one of the most important figures to watch will be the "cash carry-over." This number will reveal how much money Balochistan actually has intact in hand. The cash carry-over figure is a test of honesty. But here comes the real challenge: How to receive this amount and actually utilize it?

CamScanner

CLIPPING SERVICE

DIRECTORATE GENERAL OF PUBLIC RELATIONS BALOCHSITAN

نظامت اعلیٰ تعلقات عامہ
حکومت بلوچستان

Daily: Balochistan Time Quetta

Bullet No. 6

Dated: 02 JUN 2026 Page No. 5

Focusing healthcare

For decades, Balochistan's peripheral regions have been trapped in a cycle of medical neglect, where the human right to health remains a luxury reserved only for those who can afford to travel hundreds of kilometers. At the heart of this crisis is the profound failure of the rural healthcare infrastructure. The province features a network of Basic Health Units (BHUs) meant to serve as the first line of defense against illness. Instead, these units exist largely as empty shells, severely deprived of medicines, clean water, functional equipment, and reliable electricity. When a primary healthcare facility lacks even the basic tools to treat a common infection or stabilize a patient, it ceases to be a hospital and becomes a monument to administrative apathy. This systemic failure cascades upward, paralyzing District Headquarter (DHQ) hospitals. One would expect a district-level facility to possess the capacity to handle routine surgeries, complex illnesses, and childbirth. Yet, across Balochistan, DHQs are routinely hollowed out by a chronic shortage of essential medical specialists. The absence of proper surgeons, physicians, and gynecologists turns these secondary care facilities into mere transit stations. Pregnant women facing complications, individuals requiring standard emergency surgeries, and patients with chronic illnesses are routinely turned away simply because there is no doctor qualified to treat them. The human cost of this deprivation is staggering. Ordinary citizens, already burdened by poverty, are compelled to travel massive distances over poor terrain to reach Quetta for minor healthcare needs. A journey that should be a quick trip to a local clinic becomes an expensive, exhausting, and sometimes fatal pilgrimage to the provincial capital. Families are forced to sell precious assets or incur lifelong debt just to fund transport and private care in Quetta, all for ailments that could and should have been treated within their own postal codes. This centralization not only bankrupts rural communities but also overwhelms Quetta's medical infrastructure, creating a bottleneck that compromises care for everyone. The government can no longer afford to treat Balochistan's healthcare deficits with temporary band-aids. Ensuring basic health facilities to people in remote areas is a constitutional obligation, not an act of charity. The provincial leadership must pivot toward an aggressive, localized healthcare strategy. This means equipping every single BHU with foundational medical supplies and diagnostic tools, and implementing strict accountability mechanisms to ensure they remain functional. Furthermore, the chronic shortage of doctors in remote districts must be tackled through aggressive incentive structures. Medical professionals cannot be expected to work in isolated regions without adequate housing, security, hardship allowances, and career progression guarantees.

CamScanner

CLIPPING SERVICE

DIRECTORATE GENERAL OF PUBLIC RELATIONS BALOCHSITAN

نظامت اعلیٰ تعلقات عامہ
حکومت بلوچستان

Daily: AZADI QUETTA

Bullet No. 6

Dated: 02 JUN 2026

Page No. 16

سی پیک: بلوچستان میں روزگار کے نئے مواقع اور نوجوانوں کو بااختیار بنانے کی امید

بلوچستان کے نوجوانوں پر ہونے والی ایک اہم تحقیقی رپورٹ نے صوبے کے نوجوانوں میں بے روزگاری، ترقی کی کمی، کمزور طرزِ حکمرانی اور سیاسی محرومی کے حوالے سے شدید بے چینی کو اجاگر کیا ہے، تاہم اس کے ساتھ ساتھ یہ بھی واضح کیا ہے کہ نوجوان نسل اب بھی تبدیلی کی امید رکھتی ہے، وائس آف بلوچستانز یوتھ: آئیڈینٹی، ڈویلپمنٹ اینڈ

تحریر۔ آمنہ ہوت

جیوپولیٹیکل پرسپیکٹوز" کے عنوان سے ہونے والی اس تحقیق میں "صوبے بھر کے ایک ہزار سے زائد نوجوانوں کی آراء شامل کی گئیں یہ تحقیق ایک ایسی نسل کی تصویر پیش کرتی ہے جو امید اور مشکلات کے درمیان زندگی گزار رہی ہے بلوچستان کے بیشتر نوجوانوں کے لیے سب سے بڑا مسئلہ نظریات یا سیاست نہیں بلکہ روزگار اور بقا ہے رپورٹ کے مطابق تقریباً ہر پانچ میں سے چار نوجوانوں کا ماننا ہے کہ صوبے میں نوجوانوں کے لیے ملازمت کے مواقع نہایت کم ہیں۔ تعلیم یافتہ نوجوان یونیورسٹیوں سے ڈگریاں حاصل کرنے کے باوجود مستقل روزگار نہ ملنے پر شدید مایوسی کا شکار ہیں۔

تحقیق سے یہ بھی سامنے آیا کہ نصف سے زیادہ نوجوانوں کی اپنی کوئی ذاتی آمدنی نہیں اور وہ اب بھی اپنے خاندانوں پر مالی طور پر انحصار کر رہے ہیں تحقیق میں شامل زیادہ تر افراد طلبہ یا حال ہی میں فارغ التحصیل ہونے والے نوجوان تھے، جو ایک ایسے روزگار کے نظام میں داخل ہونے کی کوشش کر رہے ہیں جسے وہ تقریباً غیر موجود سمجھتے ہیں رپورٹ میں کہا گیا ہے کہ بلوچستان کا نوجوان تعلیم یافتہ، باشعور اور پُرامید ہے، لیکن وہ خود کو محدود اور بے اختیار محسوس کرتا ہے۔ تحقیق کے مطابق بے روزگاری اب صرف معاشی مسئلہ نہیں رہی بلکہ یہ صوبے میں بڑھتی ہوئی سماجی بے چینی اور عدم استحکام کی ایک بڑی وجہ بن چکی ہے متعدد نوجوانوں نے بے روزگاری کو انتہاپسندی اور بدامنی میں اضافے سے بھی جوڑا اور خبردار کیا کہ معاشی محرومی نوجوانوں میں غصہ اور مایوسی کو جنم دیتی ہے۔ تحقیق میں نمایاں طور پر یہ احساس بھی سامنے آیا کہ بلوچستان کو ملک کے دیگر صوبوں کے مقابلے میں نظرانداز کیا جا رہا ہے اکثر تی نوجوانوں کا کہنا تھا کہ بلوچستان کے نوجوانوں کو مساوی سماجی اور معاشی مواقع فراہم نہیں کیے جاتے، جس کے باعث احساسِ محرومی میں اضافہ ہو رہا ہے، رپورٹ کے مطابق نوجوانوں کا صوبائی اور وفاقی اداروں پر اعتماد بھی کمزور دکھائی دیتا ہے بہت سے نوجوانوں نے شکایت کی کہ انہیں پالیسی سازی کے عمل میں نظرانداز کیا جاتا ہے اور حکومتی ڈھانچے میں ان کی نمائندگی ناکافی ہے۔ اس کے باوجود تحقیق میں یہ امید افزا پہلو بھی سامنے آیا کہ نوجوان اب بھی جمہوری عمل اور پُرامن سیاسی شرکت پر یقین رکھتے ہیں محققین کے مطابق یہ اس بات کی علامت ہے کہ نوجوانوں نے مکمل طور پر امید نہیں چھوڑی،

ترقی، مگر شمولیت کے ساتھ: رپورٹ میں چین پاکستان اقتصادی راہداری (سی پیک) اور بلوچستان میں غیر ملکی سرمایہ کاری کے حوالے سے نوجوانوں کے خیالات پر خصوصی توجہ دی گئی ہے بیشتر نوجوانوں نے اس بات کو تسلیم کیا کہ چینی سرمایہ کاری سے روزگار کے نئے مواقع پیدا ہو سکتے ہیں، بنیادی ڈھانچے میں بہتری آسکتی ہے اور صوبے کی معیشت مضبوط ہو سکتی ہے، تاہم انہوں نے واضح کیا کہ ترقی کے منصوبوں میں مقامی آبادی کو شامل کرنا ناگزیر ہے سی پیک سے منسلک علاقوں کے نوجوانوں نے بتایا کہ ان منصوبوں کے بعد بلوچستان میں سڑکوں، رابطوں، بندرگاہوں اور معاشی سرگرمیوں میں واضح بہتری دیکھی جا رہی ہے شرکاء نے زور دیا کہ اگر بلوچستان کے نوجوانوں کو ملازمتوں، فنی تربیت، کاروباری مواقع اور فیصلہ سازی میں ترجیح دی جائے تو سی پیک کے مثبت اثرات مزید بڑھ سکتے ہیں تحقیق کے مطابق نوجوان ترقی کے مخالف نہیں بلکہ وہ "شمولیتی ترقی" چاہتے ہیں، جہاں مقامی لوگوں کو ترقی کے ثمرات میں برابر کا شریک بنایا جائے،

سوشل میڈیا: شعور بھی، خدشات بھی: رپورٹ میں اس بات کی نشاندہی بھی کی گئی ہے کہ سوشل میڈیا بلوچستان کے نوجوانوں کی سوچ اور رائے پر گہرا اثر ڈال رہا ہے۔ واٹس ایپ، فیس بک، یوٹیوب اور ٹوئٹر نوجوانوں کے لیے معلومات کے بنیادی ذرائع بن چکے ہیں۔ محققین کے مطابق سوشل میڈیا نے نوجوانوں میں سیاسی شعور اور عوامی دلچسپی میں اضافہ کیا ہے، تاہم اس کے ساتھ غلط معلومات اور متضاد بیانیوں کا پھیلاؤ بھی نوجوانوں کے خیالات کو متاثر کر رہا ہے۔ رپورٹ میں کہا گیا کہ آج کا نوجوان پہلے سے کہیں زیادہ جڑا ہوا ہے، لیکن وہ مختلف بیانیوں اور غیر یقینی صورتحال کا بھی سامنا کر رہا ہے

شناخت اور وابستگی کا احساس: تحقیق کا ایک اہم پہلو بلوچستان کے نوجوانوں کی شناخت سے متعلق بھی تھا۔ متعدد نوجوانوں نے اپنی ثقافتی اور نسلی شناخت پر فخر کا اظہار کیا، جبکہ ساتھ ہی پاکستان کے اندر مساوی عزت، نمائندگی اور حقوق کی خواہش بھی ظاہر کی۔ محققین کے مطابق نوجوان قومی وحدت کو مسترد نہیں کرتے بلکہ وہ چاہتے ہیں کہ انہیں ملک کے اندر برابری، عزت اور شمولیت دی جائے رپورٹ میں کہا گیا ہے کہ بلوچستان میں شناخت کا مسئلہ براہ راست ترقی اور حکمرانی سے جڑا ہوا ہے جب نوجوان خود کو معاشی اور سیاسی طور پر محروم محسوس کرتے ہیں تو ان کے احساسِ وابستگی پر بھی اثر پڑتا ہے

امید سے بھرپور نسل: تحقیق کا شاید سب سے اہم اور حیران کن پہلو یہ ہے کہ تمام مشکلات کے باوجود بلوچستان کے نوجوان اب بھی مستقبل کے حوالے سے پُرامید ہیں۔ نوجوانوں نے تعلیم، روزگار، صحت اور فنی تربیت کو اپنی اولین ترجیحات قرار دیا۔ رپورٹ کے مطابق بلوچستان کا نوجوان تنازعات نہیں بلکہ مواقع چاہتا ہے ماہرینِ پالیسی کا کہنا ہے کہ صوبے کے نوجوان ہمدردی یا نعروں کے نہیں بلکہ عملی مواقع، سرمایہ کاری اور انصاف پر مبنی ترقی کے خواہاں ہیں تحقیق میں خبردار کیا گیا ہے کہ اگر نوجوانوں کے مطالبات کو مسلسل نظرانداز کیا گیا تو مایوسی مزید بڑھ سکتی ہے، لیکن اگر حکومت سنجیدہ اصلاحات اور شمولیتی ترقی کو یقینی بنائے تو یہی نوجوان بلوچستان کی سب سے بڑی طاقت ثابت ہو سکتے ہیں۔ تحقیق میں یہ بھی واضح کیا گیا کہ بلوچستان کے نوجوان سی پیک کو ایک ایسے تاریخی موقع کے طور پر دیکھتے ہیں جو صوبے میں معاشی ترقی، جدید انفراسٹرکچر، تجارت، ٹیکنالوجی، تعلیم اور علاقائی روابط کے نئے دروازے کھول سکتا ہے۔

نوجوانوں کا ماننا ہے کہ گوادر بندرگاہ، شاہراہوں، توانائی منصوبوں اور صنعتی زونز کی تعمیر سے بلوچستان پاکستان کی معیشت میں ایک اہم مرکز کے طور پر ابھر سکتا ہے۔ شرکاء نے اس امید کا اظہار کیا کہ اگر مقامی نوجوانوں کے لیے اسکل ڈیولپمنٹ پروگرامز، ٹیکنیکل ٹریننگ، انٹرپرینیورشپ اور روزگار کے مواقع فراہم کیے جائیں تو سی پیک بلوچستان میں حقیقی سماجی اور معاشی تبدیلی لا سکتا ہے رپورٹ کے مطابق بلوچستان کے نوجوانوں کا پیغام واضح ہے ہمیں وعدے نہیں، مواقع چاہئیں۔

CamScanner

CLIPPING SERVICE

DIRECTORATE GENERAL OF PUBLIC RELATIONS BALOCHSITAN

نظامت اعلیٰ تعلقات عامہ
حکومت بلوچستان

Daily: QUDRAT QUETTA

Bullet No. 6

Dated: 02 JUN 2026 Page No. 7

بجٹ کی آمد، بلوچستان میں سودے بازی کی سیاست

عید قربان گزر گئی۔۔۔ دنیا بھر میں مسلمانوں نے سنت ابراہیمی ادا کردی۔۔۔ بدقسمتی سے بلوچستان میں انسانی سروں کی قربانی جاری ہے۔۔۔ عید الاضحیٰ کے پہلے دن سے کل تک ضلع تکمہ عبداللہ اور دس افراد مقامی رنجش کے بھینٹ چڑھ گئے۔۔۔ ابھی تک اطلاعات موصول ہو رہی ہیں۔۔۔ کہ تحصیل گلستان کے مضافات میں زمین کی تنازع پر۔۔۔ دو متحارب گروہوں کے درمیان جنگ جاری ہے۔۔۔ دل خون کے آنسو روتا ہے۔۔۔ کہ دنیا بھر لوگ میلوں میں اکٹھے ہو رہے ہیں۔۔۔ اور ہم جنازوں میں اکٹھے ہو رہے ہیں۔۔۔ یہ چند سطور اگرچہ بجٹ کے موضوع سے متعلق نہیں ہیں۔۔۔ لیکن پھر بھی لکھنا پڑا۔۔۔ کہ ہمارے ممبران اسمبلی اپنے علاقے کی بدامنی پر خاموش تماشائی بنے ہوئے ہیں۔۔۔ بجٹ کے جھمیلوں میں مصروف ہیں۔۔۔ آئندہ ہفتے میں وفاقی بجٹ پیش ہو رہی ہیں۔۔۔ خود مختاری کا یہ عالم ہے۔۔۔ کہ ایک ایک چیز کیلئے IMF سے اجازت لینا پڑتا ہے۔۔۔ کسی ممبر اسمبلی نے علاقے کی بدامنی اور قتل و غارتگری کے خلاف آواز بلند نہیں کی۔۔۔ کسی نے نوجوانوں کے قتل عام کو بجٹ سے زیادہ اہمیت نہیں دی۔۔۔ اس طرح سیاسی قیادت سے آگے جا کر کیا توقع کی جاسکتی ہے۔۔۔ جو وطن میں ناحق خون بہنے سے زیادہ بجٹ، منصب اور مفادات کو اہمیت دیں۔ بجٹ ابھی پیش ہوئی نہیں۔۔۔ لیکن ابھی سے سیاسی ماحول بدلنا شروع ہو گیا ہے۔۔۔ چند ماہ پہلے تک جو اراکین اسمبلی وزیر اعلیٰ بلوچستان سرفراز بگٹی کے خلاف کھل کر بول رہے تھے۔۔۔ میڈیا میں شکایات کر رہے تھے۔۔۔ اور پارٹی قیادت کے سامنے تحفظات رکھ رہے تھے۔۔۔ آج وہی اراکین وزیر اعلیٰ کے اعزاز میں ہونے والے عشائیوں میں پیش پیش نظر آرہے ہیں۔۔۔ حکومتی اراکین ایسا کچھ کریں۔۔۔ تو

سمجھ میں آنے والی بات ہے۔۔۔ یہی حال اپوزیشن جماعتوں کے اراکین کی ہیں۔۔۔ جو اپوزیشن جماعتیں کل تک وزیر اعلیٰ بلوچستان میر سرفراز بگٹی سے استعفیٰ اور معافی لینے کا مطالبہ کر رہی تھی۔۔۔ آج وہی پارٹی قیادت اور اراکین وزیر اعلیٰ اور حکومتی اراکین کے ساتھ سودے بازیوں میں مصروف نظر آتے ہیں۔۔۔ کہیں ملاقاتیں ہو رہی ہیں۔۔۔ کہیں تحائف پیش کیے جا رہے ہیں۔۔۔ اور کہیں قربتیں بڑھانے کی کوششیں جاری ہیں۔۔۔ بلوچستان کی سیاست میں یہ منظر نیا نہیں ہے۔۔۔ یہاں بجٹ قریب آتے ہی اختلافات کی شدت کم۔۔۔ اور مفادات کی سیاست تیز ہو جاتی ہے۔۔۔ ناراض اراکین اچانک خاموش ہو جاتے ہیں۔۔۔ سخت بیانات نرم پڑ جاتے ہیں۔۔۔ اور اصولی موقف ترقیاتی فنڈز کے بوجھ تلے دب جاتا ہے۔

کون نہیں جانتا۔۔۔ ہم سب اس کا وجہ بھی جانتے ہیں۔۔۔ ہر رکن اسمبلی اپنے حلقے کیلئے زیادہ سے زیادہ اسکیمات اور فنڈز چاہتا ہے۔۔۔ چاہے اس کیلئے کل کے تمام شکوے بھلانے پڑیں۔۔۔ افسوس یہ ہے۔۔۔ کہ عوام کے مسائل پس منظر میں چلے جاتے ہیں۔۔۔ بلوچستان آج بھی بدامنی اور قتل و غارتگری کا شکار ہے۔۔۔ 95 فیصد بلوچستان پانی، سڑک، اسپتال، تعلیم اور روزگار جیسے بنیادی مسائل سے دوچار ہے۔۔۔ مگر ایوانوں میں اصل توجہ اس بات پر رہتی ہے۔۔۔ کہ کس کو کتنی اسکیمات ملیں گے۔۔۔ اور کس کا حصہ زیادہ ہوگا۔۔۔ سیاسی اختلاف بھی اب نظریات کی بنیاد پر نہیں۔۔۔ بلکہ وسائل کی تقسیم کی بنیاد پر ہوتا ہے۔۔۔ یہ صورتحال صرف حکومتی جماعت تک محدود نہیں ہے۔۔۔ اتحادی جماعتوں کے اراکین بھی اسی دوڑ میں شامل دکھائی دیتے ہیں۔۔۔ کل تک جو رہنما حکومت پر تنقید کر رہے تھے۔۔۔ آج وہی اقتدار کے قریب دکھائی دیتے ہیں۔۔۔ گویا بلوچستان کی سیاست میں مستقل چیز صرف مفاد رہ گیا ہے۔۔۔ کوئی سیاسی موقف نہیں ہے۔۔۔ حقیقت یہ ہے۔۔۔ کہ جب سیاست خدمت کے بجائے فنڈز کے گرد گھومنے لگے۔۔۔ تو عوام کا اعتماد کمزور پڑتا ہے۔۔۔ لوگ سوال کرتے ہیں۔۔۔ کہ اگر اختلافات اتنے ہی سنجیدہ تھے۔۔۔ تو پھر چند اسکیمات اور ملاقاتوں کے بعد سب کچھ کیسے بدل گیا۔۔۔؟

اور اگر سب کچھ مفادات کے تابع ہے۔۔۔ تو پھر عوامی نمائندگی اور اصولی سیاست کا مطلب کیا رہ جاتا ہے۔۔۔؟ بلوچستان کے عوام کو اب نعروں سے زیادہ عمل دیکھنے کی ضرورت ہے۔۔۔ کیونکہ عشائیوں کی سیاست ہمیشہ عوامی مسائل کا حل نہیں۔۔۔ بلکہ اکثر سیاسی مفاہمتوں کا آغاز ثابت ہوتی ہے۔۔۔ جو صوبے کو مزید تاریکیوں میں دھکیل دے گی۔ سوشل میڈیا پر ٹرینڈ چلایا جاتا ہے۔۔۔ کہ ہمیں اسکیمات نہیں۔۔۔ ہمیں امن و امان چاہیے۔۔۔ ہمیں ہسپتال نہیں۔۔۔ خونی اسلحوں سے پاک امن کا فضاء چاہیے۔۔۔ اگر امن و امان قائم نہیں ہو۔۔۔ اسکیمات کس کام کے۔۔۔ سڑکیں اور پل کس کام کے۔۔۔ اگر ہمارے بچوں کی جان محفوظ نہیں ہیں۔۔۔ تو کالجز اور سکول کس کام کے۔۔۔ اگر ہسپتال تک جانے والے راستے محفوظ نہیں ہیں۔۔۔ تو یہ ہسپتال کس کام کے۔۔۔ عوام اتنے پریشان ہیں۔۔۔ کہ وہ مکمل طور پر سیاسی جماعتوں سے مایوس ہو چکی ہیں۔۔۔ اگر سیاسی قیادت واقعی سنجیدہ ہے۔۔۔ تو بجٹ سے پہلے علاقے کے امن و امان پر توجہ دیں۔۔۔ ٹوپک ماروں اور اسلحہ کلچر کے خلاف کردار ادا کریں۔۔۔ جن غریب عوام کے نام پر سودے بازی کی جا رہی ہے۔۔۔ پہلے انہیں امن تو فراہم کریں۔۔۔ یہی حالت رہی۔۔۔ تو عوام کبھی آپ کو عزت نہیں دیگی۔۔۔ آج فیصلہ کریں۔۔۔ اپنے علاقے کے عوام کو امن و امان دینگے۔۔۔ یا۔۔۔ بجٹ کی آمد ہے۔۔۔ بلوچستان میں سودے بازی کی سیاست کرینگے۔۔۔؟

☆☆☆☆☆☆

CLIPPING SERVICE

DIRECTORATE GENERAL OF PUBLIC RELATIONS BALOCHSITAN

نظامت اعلیٰ تعلقات عامہ
حکومت بلوچستان

Daily: INTEKHAB QUETTA

Bullet No. 6

Dated: 02 JUN 2026 Page No. 18

ہمارے سوداگر

افکار پریشان

انور ساجدی

سردار محمود خان نے عید کے بعد چمن میں جلسے سے خطاب کے دوران بلوچستان کے پشتونوں کو جو مشورے دیئے اس پر کئی لوگ تنقید اور غصے کا اظہار کر رہے ہیں میرے خیال میں یہ تنقید بلاوجہ ہے کیونکہ ایک ہوتا ہے سوداگر جس کا کام اور پیشہ ہوتا ہے سودا بیچنا، جناب محمود خان بھی سیاسی سوداگر ہیں ان کے پاس صرف ایک سودا ہے اور وہ ہے پشتون کارڈ لہٰذا اگر وہ یہ نہ بیچیں تو اور کیا بیچیں بدقسمتی سے خان صاحب کو بڑے مواقع ملے لیکن وہ ایک کے سوا اور کوئی آئٹم نہ لا سکے مثال کے طور پر نواز شریف یا ڈاکٹر مالک کے دور میں برابر کے حصہ دار تھے ان کی جماعت سیاہ سفید کی مالک تھی ان کے بھائی حامد خان سینئر وزیر کے عہدے پر فائز تھے ان کے دوسرے بھائی بلوچستان کی گورنرشپ کے عہدے پر متمکن تھے ڈاکٹر مالک صاحب بلوچوں کے نمائندہ تھے لیکن پی ایس ڈی پی کا زیادہ تر حصہ پشتونخواہ لے جاتی تھی وزیراعلیٰ ہاؤس پر بھی اچھا خاصا سا جھے داری تھی۔

مجھے کئی مرتبہ وہاں جانا پڑا ہر مرتبہ جناب زیارتوال صاحب وہاں پائے گئے ایک مرتبہ صحافیوں کا وفد گیا تو بجائے کہ وفد کو بات کرنے دیتے زیارتوال صاحب نے اپنے رجسٹروں کے صفحات کھول دیئے میں نے ڈاکٹر صاحب سے کہا کہ آپ ان سے فارغ ہو جائیں اس کے بعد ہم سے بات کریں تو انہوں نے کہا کہ یار یہ تو یہاں کا مستقل مکین ہے سورج نکلنے سے پہلے آ جاتے ہیں اور رات گئے چلے جاتے ہیں۔

ایک دفعہ بڑے خان صاحب نے کہا کہ ساجدی تیرا گوادر گیا میں نے کہا کہ آپ درست فرما رہے ہیں پھر کہا کہ میں اسے بچا سکتا ہوں تو میں نے کہا کہ اچھی بات ہے پھر کہا کہ مفت میں نہیں آپ مجھے بلوچستان کا آدھا حصہ لکھ کر دیدیں تب میں بچاؤں گا میں نے کہا کہ خان صاحب میں ایک عام آدمی ہوں بلوچستان کا اسٹیک ہولڈر نہیں ہوں آپ پونم میں سردار صاحب کے ساتھ رہے ہیں اس لئے اختر مینگل سے ملکیت لکھوا دیں یا ڈاکٹر صاحب سے لکھوائیں جو حکومت میں آپ کے پارٹنر ہیں خان صاحب نے کہا کہ اگر آپ آدھا حصہ لکھ کر دیدیں تو مجھے وہ بھی قبول ہے میں نے کہا کہ خان صاحب آدھا کیوں اگر آپ کوہ سلیمان سے لے کر گوادر تک جو تحریک چل رہی ہے اس کی قیادت کریں تو پورا بلوچستان آپ کا، کہنے لگے میں اتنا پاگل نہیں ہوں میں نے کہا کہ پھر آپ نصف حصہ کیوں مانگ رہے ہیں یہ جو نصف حصہ ہے یہ پشتونخواہ پارٹی کا پرانا مطالبہ ہے۔

1970ء میں صوبہ بننے کے بعد خان شہید نے یہ مطالبہ خان عبدالولی خان سے کیا تھا انہوں نے انکار کرتے ہوئے کہا کہ یہ دو قومی صوبہ یا آدھا حصہ یہ جائز مطالبہ نہیں کیونکہ یہ وراثت کی تقسیم نہیں ہے انہوں نے مشورہ دیا تھا کہ وہ کوئٹہ جا کر نواب خیر بخش مری سے اپنے معاملات طے کریں جو نیپ کے صوبائی صدر ہیں اس پر خان شہید ناراض ہو گئے تھے ان کا کہنا تھا کہ وہ باچا خان کے ہم مرتبہ رہنما ہیں وہ خیر بخش مری سے کوئی ڈیل نہیں کریں گے اس کے بعد انہوں نے پشتونخواہ نیشنل عوامی پارٹی بنائی انتخابات میں حصہ لیا قومی اسمبلی کا الیکشن ہار گئے البتہ صوبائی نشست جیت گئے بلوچستان اسمبلی کے قیام کے بعد وہ اپوزیشن اتحاد میں شامل ہو گئے اور پیپلز پارٹی یا بھٹو کی حمایت کرنے لگے انہوں نے بدلہ لینے کیلئے پہلی افغان مہاجرین کی بستی قائم کی جو آج پشتون آباد کے نام سے مشہور ہے پشتونخواہ کا منشور اگرچہ شاندار ہے لیکن اس کے عمل میں کافی تضادات ہیں جب نیپ کی حکومت قائم ہوئی تو خان صاحب نے جام غلام قادر، نواب رئیسانی، نواب یوسف عزیز مگسی، سیف اللہ پراچہ اور سردار دودا خان کے ساتھ مل کر اس حکومت کو چلنے نہ دیا انہوں نے بھٹو کو قائل کیا کہ اگر نیپ کی حکومت برطرف کر دی جائے تو اپوزیشن آسانی کے ساتھ حکومت بنا سکتی ہے بھٹو نے پہلے گورنر راج لگایا اور 1973ء کے آئین کے نفاذ کے بعد جام صاحب کی قیادت میں ایک اقلیتی حکومت قائم کی مکران کی دو نشستیں سردار عبدالرحمان اور میر دوست محمد کو غدار قرار دے کر خالی قرار دی گئیں ان نشستوں پر صابر بلوچ اور قادر بخش بلوچ کو کامیاب کر دیا گیا مولانا صالح محمد کو جے یو آئی سے توڑ لیا گیا مولوی حسن شاہ بھی مراعات کی زد میں آ گئے اس طرح ایک اقلیتی حکومت 1976ء تک مسلط رہی اسی سال سردار محمد خان باروزئی کو جام صاحب کی جگہ وزیراعلیٰ بنایا گیا۔

عجیب بات تھی کہ پیپلز پارٹی بلوچستان کی پارلیمانی پارٹی کے اجلاس میں بھٹو نے امان گچکی سے کہا کہ آپ محمد خان باروزئی کا نام تجویز کر دیں جس پر وہ 5 جولائی 1977ء تک وزیراعلیٰ رہے سردار باروزئی سردار عطاء اللہ مینگل کے قریبی ساتھی تھے لیکن وہ پارٹی چھوڑنے اور پیپلز پارٹی میں شمولیت پر مجبور ہوئے۔

1977ء کے آسیب زدہ الیکشن میں سٹر محمود خان پہلی مرتبہ ایم پی اے بن گئے ایک مرتبہ انہوں نے ایوان کا محاصرہ کر کے تمام اراکین کو اندر محصور کر دیا یہ محاصرہ سردار دودا خان نے باہر نکل کر توڑ دیا تھا سٹر محمود خان نے اپنی سیاسی زندگی کا آغاز "نہ منوں" یعنی نہیں مانتا سے کیا بھٹو نے پشین کو کوئٹہ سے کاٹ کر علیحدہ ضلع بنایا تھا جس پر محمود خان نے پشین ضلع نہ منوں والی تحریک چلائی تھی وہ 1983ء میں ضیاء الحق کے خلاف تحریک میں حصہ لینے کی بجائے افغانستان چلے گئے تھے تاہم 1988ء میں نام نہاد جمہوریت کی بحالی کے بعد وہ ہمیشہ پارلیمنٹ کا حصہ رہے حتیٰ کہ 2014ء میں عمران خان کے دھرنے کے دوران وہ نواز شریف کے پروٹیکٹر کے طور پر سامنے آئے وہ عام انتخابات میں کوئٹہ کی نشست پر نواز شریف کے حامی سیٹلروں کے ووٹوں سے کامیاب ہوئے تھے بہرحال عمران خان نے انہیں صدارتی امیدوار اور اپوزیشن لیڈر بنوایا اس سے انہیں نئی سیاسی زندگی مل گئی لیکن 2024ء کے عام انتخابات میں بلوچستان کی نئی نسل نے بیشتر جماعتوں کو مسترد کر دیا جس پر موجودہ اراکین کو فارم 47 کے تحت لایا گیا ان میں سٹر محمود خان اور قبلہ مولانا صاحب بھی شامل تھے کیا کریں زمانہ بدل رہا ہے بلکہ بدل چکا ہے پشتونوں کی جنریشن زی نے اپنے تمام اکابرین کو رد کر دیا ہے اسفند یار تو گوشہ نشین ہو گئے ہیں لیکن محمود خان حوصلے کے ساتھ برسرپیکار ہیں وہ اگرچہ زرداری کے دور میں ایک نئے صوبہ کے مطالبہ سے دستبردار ہو گئے تھے سیاسی سودا ختم ہونے کے بعد انہوں نے دوبارہ بولان تا چترال کا نعرہ بلند کر دیا ہے۔

کچھ عرصہ قبل جب پشتونخواہ اسمبلی نے صوبہ ہزارہ کی قرارداد منظور کی تھی تو پشتونخواہ نے اسے پختون وطن کی وحدت کے خلاف قرار دیا تھا حالانکہ وہ خیبرپختونخواہ کے اسٹیک ہولڈر نہیں ہیں اس فیصلہ نے بولان تا چترال پختون صوبے کا جنازہ نکال دیا چمن جلسے میں محمود خان نے فرمایا تھا کہ پشتون ٹرانسپورٹر اور تاجر تجارت کیلئے بلوچ راستے استعمال نہ کریں یہ صائب مشورہ ہے لیکن سارے راستے بلوچ علاقوں سے گزر کر جاتے ہیں سوائے کوئٹہ سے ڈی آئی خان، تاریخی طور پر "درابن" سے ڈی آئی خان کا علاقہ بھی بلوچ عملداری میں رہا ہے۔

چمن جلسہ میں کا کڑ نواب ایاز خان جوگیزئی نے کہا کہ مسلح بلوچ گروہوں کے ساتھ گزارہ مشکل ہے اسی جلسہ میں قبائلی لشکر کی تشکیل کا نعرہ لگایا گیا پختون اکابرین بلوچستان میں رہتے ہیں لیکن اس کی سماجی ساخت اور تبدیلیوں سے ناواقف ہیں بلوچوں میں تمام قبائلی لشکر ختم ہو گئے ہیں تمام قبائلی سردار غیر موثر ہو گئے ہیں لہٰذا پختون قبائلی لشکر کیا کرے گا آیا یہ مقتدرہ کی پراکسی کے طور پر کام کرے گا جیسے کہ مختلف اوقات میں پشتونخواہ میپ کرتی رہی ہے جہاں تک پختون عوام کا تعلق ہے تو وہ اپنے وطن میں آباد ہیں اور ایک ہزار سال سے بلوچوں کے ہمسایہ ہیں دونوں کی موت و زیست اور نفع نقصان ایک ہی ہے باہم رشتے ناطے ہیں وہ کسی لیڈر اور پراکسی کی وجہ سے الگ ہونے والے نہیں ہیں یہ خیال بھی آتا ہے کہ مرکز نے نئے صوبوں کا شوشہ چھوڑا ہے تو سٹر محمود خان بھی سرگرم ہو گئے ہیں حالانکہ پشتون صوبے کی راہ میں کوئی رکاوٹ نہیں ہے کوئی اس کا مخالف نہیں ہے پھر وہ کیوں مخصوص طاقتوں کا آلہ کار بننے پر آمادہ ہو رہے ہیں وہ پورے صوبہ کے لیڈر ہیں انہیں اپنے مقام اور مرتبہ کے مطابق عمل کرنا چاہئے۔

پیپلز پارٹی کے چیئرمین بلاول بھٹو نے گلگت بلتستان میں انتخابی جلسے سے خطاب کرتے ہوئے پہلی مرتبہ تصدیق کی ہے کہ مرکز کراچی اور گوادر کو اپنے کنٹرول میں لینا چاہتا ہے انہوں نے ہلکے الفاظ میں اس کی مخالفت کی لیکن کھل کر اظہار خیال سے گریز کیا اب جو نئے صوبوں کا شوشہ ہے اس کی تصدیق ہو گئی ہے لیکن اگر ایسا ہوا تو یہ ایک تباہ کن فیصلہ ہوگا خاص طور پر سندھ اسے کبھی قبول نہیں کرے گا۔

CamScanner